بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُم اَذِلَّةٌ

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ نمبر:
38
شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

15 جمادی الاول 1418 ہجری 18 تبوک 1376 ہش 18 ستمبر 1997

## اخبار احمدیہ

لندن ۱۲؍ ستمبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ آج حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے گیمبیا میں احمدیت کے حالات کی تفصیل بیان فرمائی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے گیمبین احمدیوں کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن پیارے آقا کا حامی و ناصر ہو اور ہر قدم پر تائید و نصرت فرمائے۔

# مباہلہ میں جماعت احمدیہ کی ایک اور عظیم الشان فتح

## گیمبیا کے امام فاتح کی میدان مباہلہ میں عبرتناک شکست اور خوفناک تذلیل

### صدر گیمبیا نے اعلان کیا کہ امام فاتح ایک انتہائی خبیث اور بد فطرت انسان ہے اس بدبخت کو ریڈیو ٹیلی ویژن پر بولنے کا کوئی موقع نہ دیا جائے گا

### احمدی مسلمان ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو گیمبیا میں غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی۔ صدر گیمبیا کا اعلان

### احمدی ڈاکٹرز اب آہستہ آہستہ گیمبیا کی طرف لوٹنے شروع ہو جائیں گے۔ حضرت امیر المومنین کا اعلان

لنڈن ۱۲؍ ستمبر (ایم ٹی اے) قارئین کو معلوم ہے کہ گزشتہ خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھنے والی شدید مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے سٹیٹ ہاؤس کے امام فاتح کے چیلنج مباہلہ کو قبول کرنے کے متعلق بیان فرمایا تھا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ صرف ایک ہفتہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی تقدیر نے میدان مباہلہ میں گیمبیا کے امام فاتح کو عبرتناک شکست اور خوفناک ذلت کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے اس بات کا اعلان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آج کے خطبہ جمعہ میں فرمایا حضور نے فرمایا صدر گیمبیا یحیٰ جامع نے خود اعلان کیا ہے کہ امام جامع ایک خبیث ترین انسان ہے اس نے احمدیت کے خلاف جھوٹ بولے ہیں۔ اس نے فساد برپا کیا ہے۔ میں متنبہ کرتا ہوں کہ اُسے بتا دیا جائے کہ کبھی اس کو کسی پلیٹ فارم پر احمدیت کے خلاف بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

گیمبیا کے وزیر نے جو پہلے احمدیوں کے خلاف تھا اب اعلان کیا ہے کہ احمدیوں کی جان مال کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ امام فاتح اس سارے فساد کا بانی مبانی تھا اس کی گندی زبان نے گیمبیا کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے اس کی خبیثانہ باتوں نے گیمبیا کو سیکولر حکومت سے ایک مذہبی جنونی حکومت میں تبدیل کر دیا ہے۔

صدر جامع کی طرف سے جو اخباری اعلانات اور تمام محکموں کو تحریری ہدایتیں جاری کی گئی ہیں اور جن کی کاپیاں انہوں نے جماعت احمدیہ کو بھی دی ہیں ان میں لکھا گیا ہے کہ امام فاتح ایک نہایت خبیث اور بد فطرت انسان ہے اور گیمبیا کی حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں اس لئے تمام ادارے یہ یاد رکھیں کہ آج کے بعد اس بدبخت امام کی کوئی بھی بات آپ آگے بیان نہ کریں۔ ریڈیو پر نہ ٹیلی ویژن پر نہ مسجد میں نہ مسجد سے باہر۔ مزید ہدایت دی ہے کہ احمدی مسلمان ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت گیمبیا میں ان کو غیر مسلم نہیں قرار دے سکتی احمدیوں کو ہمارے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر بطور مہمان اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت ہو گی۔ احمدی مسلمان ہیں یہی حکومت کا موقف ہے۔

جہاں تک امام فاتح کا تعلق ہے جو ایک ہفتہ پہلے اپنے آپ کو ضیاء الحق سے مشابہ قرار دیکر احمدیوں کو ضیاء الحق کا قاتل قرار دے کر اپنے متعلق کہہ رہا تھا کہ اگر احمدیوں نے مجھے قتل کرایا تو شہید کی موت مروں گا۔ جگہ جگہ کہتا پھر رہا ہے کہ گیمبیا کے مذہبی امور کے وزیر نے مجھے مروایا ہے میں کہاں ایسی باتیں کہنے والا تھا۔ الحمد للہ کے مباہلے کے بعد خدا تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ اس ذلیل مولوی کو اس کی زندگی میں ذلت و خواری کی عبرتناک موت سلا دیا ہے تاکہ فی الحال جسمانی طور پر مر کر اپنے متعلق شہید نہ کہلوا سکے۔

اس ذلیل مولوی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ گیمبیا کا باشندہ ہی نہیں ہے بلکہ گنی بساؤ کا باشندہ ہے جس کو ۹۶ء میں اسٹیٹ ہاؤس میں امام خانہ کعبہ کی ہدایت پر امام مقرر کیا گیا تھا جو گویا گیمبیا میں سعودی عرب کا دلال تھا۔ اب جب گیمبیا کے لوگوں نے اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس کا باپ نا معلوم ہے اور یہ صرف اپنی ماں کی طرف سے ہی منسوب ہوتا ہے اس کی ماں ہی اس کو گنی بساؤ سے یہاں لائی تھی۔ اس کے باپ کا آج تک کسی کو علم نہیں اب گیمبیا کے باشندے اور اخبارات لکھ رہے ہیں کہ اگر اس شخص میں کچھ حیا اور غیرت ہے تو دوبارہ اپنے ملک کو واپس چلا جائے۔

حضور انور نے اپنے مذکورہ خطبہ جمعہ میں اس ہفتہ کے دوران احمدیت کی فتح سے متعلق اپنی ایک تفصیلی رؤیا بھی بیان فرمائی جو انشاء اللہ تفصیلی خطبہ آنے پر قارئین مطالعہ فرما سکیں گے۔

فی الحال حضور انور نے گیمبیا میں احمدیت کے حق میں حالات بدلنے سے قبل ہی اہل گیمبیا کے دُکھ درد کا خیال فرماتے ہوئے باوجود شدید مخالفت کے دو ڈاکٹروں کو دوبارہ گیمبیا بھجوانے کا فیصلہ فرما دیا تھا۔ اور اب حالات سدھرنے کے ساتھ ساتھ انشاء اللہ باقی ڈاکٹروں کو بھی گیمبیا واپس بھجوا دیا جائے گا۔ حضور کے اس فیصلہ پر اہل گیمبیا بہت خوش ہیں۔ بلکہ گیمبیا کے قومی اخبار Daily Observer نے حضور کے اس محسنانہ اقدام پر اہل گیمبیا کی طرف سے حضور کا شکریہ ادا کیا ہے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ میں مباہلہ میں جماعت احمدیہ کی اس عظیم الشان فتح کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نصیحت فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور رو رو کر سجدہ گاہوں کو تر کریں اور ہر سجدہ میں خدا کے قدموں میں سر رکھ کر اسکی عنایات کا شکریہ ادا کریں سب دنیا کی جماعتیں سجدوں کے جشن تشکر منائیں حضور نے فرمایا دعا کی بہت ضرورت ہے کیونکہ فی الحال تو حالات بدلے ہیں لیکن نیتوں کا علم تو عالم الغیب خدا کو ہی ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے اُمید ہے اگلے دو مہینے کے اندر اندر یہ ساری باتیں طے ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

یاد رہے کہ افریقہ کے دس ممالک میں اس وقت جماعت احمدیہ کے تیس سے زیادہ ہسپتال اور کئی ہائر سیکنڈری سکول اور کالجز دن رات خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ بلکہ گیمبیا میں گزشتہ سال "طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول" کو ملک بھر کے سکولوں میں اول سکول قرار دیا گیا ہے اس طرح گیمبیا اور دیگر افریقن ممالک کے احمدیہ ہسپتال سرکاری ہسپتالوں اور دیگر مشنری ہسپتالوں سے بڑھ کر مخلوق خدا کی خدمت کر رہے ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 18/ ستمبر 1997

# آزادیٔ ہند اور جماعت احمدیہ

(۸)

جب سائمن کمیشن رپورٹ شائع ہوئی تو ہندوستان کی سب سیاسی پارٹیوں نے اس کی شدید مخالفت کی اور جیسا کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بیان سے ہم ثابت کر آئے ہیں کہ سائمن کمیشن کی ناکامی کے بعد برطانیہ پر واضح ہو گیا کہ اب اس کے اور ہندوستان کے تعلقات کا آخری باب شروع ہو چکا ہے اصلاحات کا دَور ختم ہو رہا ہے اور آزادی کا دَور شروع ہونے والا ہے۔ اس احساس کے بعد وزیر اعظم ریمزے میکڈلنلڈ نے دو سال بعد ۱۹۳۰ء میں ہی ہندوستان کے آئینی مستقبل کے لئے لندن میں ایک گول میز کانفرنس کی تجویز رکھی جس میں سائمن کمیشن کے طریق کار سے ہٹ کر ہندوستان کی سبھی پارٹیوں اور قومیوں کو آزادی کے سلسلہ میں تجاویز پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔

اس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سائمن کمیشن کے موقع پر کی گئی یہ کوشش کامیاب ہوئی کہ جب تک ہندوستانی اراکین کو تجاویز کیلئے مدعو نہ کیا جائے انگریزوں کی کوئی بھی کوشش سرے نہیں چڑھ سکتی چنانچہ انہی کوششوں کے نتیجہ میں گول میز کانفرنسوں کے موقع پر انگریزوں نے ہندوستان کی سبھی سیاسی پارٹیوں اور نمائندگان کو شمولیت کی دعوت دی۔

پہلی گول میز کانفرنس ۱۲/ نومبر ۱۹۳۰ء کو شروع ہوئی لیکن چونکہ کانگریس کے اکثر اراکین جیلوں میں بند تھے کانگریس نے اس میں حصہ نہ لیا۔ اس پہلی کانفرنس میں کل ۸۹ نمائندوں نے حصہ لیا جس میں سے ۱۹ ہندوستانی تھے۔ دو ماہ بعد ۱۹/ جنوری ۱۹۳۱ء کو پہلی گول میز کانفرنس ختم ہوئی۔

دوسری گول میز کانفرنس ۷/ ستمبر ۱۹۳۱ء کو طلب کی گئی گاندھی اروِن سمجھوتے کی وجہ سے کانگریس نے اس میں حصہ لیا گاندھی جی ۷/ ستمبر کو لنڈن پہنچے یہ کانفرنس اندازاً تین ماہ چل کر ۱۹۳۱ء میں ختم ہوئی۔

تیسری گول میز کانفرنس ۷/ نومبر ۱۹۳۲ء کو شروع ہوئی اور ۲۴/ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ختم ہو گئی کانگریس چونکہ دوسری گول میز کانفرنس سے نا اُمید لوٹی تھی اس لئے کانگریس کا کوئی نمائندہ اس کانفرنس میں شامل نہیں ہوا۔

ان تینوں گول میز کانفرنسوں کے بعد برٹش سرکار نے ایک وائٹ پیپر شائع کیا جس میں ہندوستان کیلئے نئے سدھاروں اور آئین پر روشنی ڈالی گئی جسے بعد میں ۱۹۳۵ء میں ہندوستانی قانون کے طور پر پاس کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کو ان تینوں گول میز کانفرنسوں کے موقع پر آزادی ہند کیلئے درج ذیل رنگ میں عظیم الشان اور لا مثال خدمات کی توفیق ملی۔

۱- حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" جو ۱۹۳۰ء میں لکھی گئی تھی۔ ہندوستان اور برٹش سرکار کے حکام تک پہنچادی گئی تھی۔ یہ کتاب ان تینوں گول میز کانفرنسوں کے موقع پر جدوجہد آزادی کرنے والوں کیلئے مشعلِ راہ ثابت ہوئی۔

اس کتاب پر اُس وقت کے اعلیٰ حکام اور ہندوستانی اخبارات نے بھرپور تبصرے کئے۔ جن میں لارڈ ہیسٹن گورنر یوپی۔ لیفٹیننٹ کمانڈر کنیو ممبر پارلیمنٹ۔ انگلینڈ کے انڈیا آفس سے متعلق مسٹر آر۔ ای ہالینڈ۔ لارڈ کریو وزیر ہند لارڈ ڈارلنگ لارڈ ہیلشم لارڈ سڈنہم آنریبل پیٹرسن سی ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی ای۔ سر مرزا محمد اسماعیل بیگ دیوان ریاست میسور۔ حاجی عبد اللہ ھارون ایم ایل اے کراچی۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ اخبار انقلاب لاہور، ۱۶/ نومبر ۱۹۳۰ء۔ اخبار سیاست لاہور تاریخ ۲/ دسمبر ۱۹۳۰ء۔ اخبار ہمت لکھنؤ ۵/ دسمبر ۱۹۳۰ء کے تبصرے تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۴۴ تا ۲۵۱ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس موقع پر بعض تبصرے ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔ آنریبل پیٹرسن۔ سی۔ ایس آئی۔ سی۔ آئی۔ ای کا حقیقت افروز تبصرہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں :-

"کتاب 'ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل' کے ارسال کا بہت بہت شکریہ مجھے ابھی تک اس کے ختم کرنے کی فرصت نہیں ملی اُمید ہے چند دنوں میں ختم کرلوں گا لیکن جس قدر میں نے پڑھا ہے اس سے ضرور اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تصنیف موجودہ گتھی (آزادی ہند) کو سلجھانے کیلئے ایک دلچسپ اور قابل قدر کوشش ہے۔ مسلمانوں کا نقطۂ نظر اس میں بہت وضاحت سے پیش کیا گیا ہے اُمید ہے کہ میں آپ سے جلد ملوں گا"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۴۸)

☆- اسی طرح اخبار "سیاست" لاہور نے اپنی ۲/ دسمبر ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں لکھا :-

"مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جنابِ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے .... سیاست میں اپنی جماعتوں کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں جس اصول عمل کی ابتداء کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراجِ تحسین وصول کر کے رہتا ہے آپ کی سیاسی فراست کا ایک زمانہ قائل ہے"۔

☆- اخبار "انقلاب" لاہور نے کتاب "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" پر تبصرہ کرتے ہوئے اشاعت ۱۶/ نومبر ۱۹۳۰ء میں یوں تبصرہ کیا۔

"جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے یہ بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے انجام دیا"۔

۲- حضرت امام جماعت احمدیہ نے آزادی ہند سے متعلق مذکورہ کتاب لکھنے کے علاوہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو اپنی مکمل ھدایات کے ساتھ تینوں گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ حضرت چوہدری صاحب موصوف ان کانفرنسوں کے موقع پر برابر حضور سے رابطہ رکھتے رہے اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھے رہے۔ حضرت چوہدری صاحب کے اُن دنوں حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھے مکتوب تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۵۴ تا ۲۶۰ میں درج ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب موصوف حضرت امام جماعت احمدیہ کے کامل مطیع و فرمانبردار تھے یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اگر وائسرائے ہند گول میز کانفرنسوں کیلئے چوہدری صاحب کو نامزد بھی کر لیتے اور حضرت امام جماعت احمدیہ آپ کو شمولیت کی اجازت نہ دیتے تو آپ ہرگز ان کانفرنسوں میں شامل نہ ہوتے۔ اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے گول میز کانفرنسوں کے دوران لندن سے جو خطوط حضور کو لکھے ہیں ان میں صاف اعتراف فرمایا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ نے ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے حل کیلئے جو تجاویز دی ہیں آپ ان پر ہی عمل کروانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور سابق صدر عالمی عدالت انصاف نے گول میز کانفرنسوں کے موقعہ پر کیا خدمات سرانجام دیں خود حضرت چوہدری صاحب کی زبانی ذیل میں درج کی جاتی ہیں آپ فرماتے ہیں :-

"۱۹۳۰ء میں وزیرِ اعظم ریمزے میکڈلنلڈ نے ہندوستان کے آئینی مستقبل پر از سرِ نو غور کرنے کیلئے لنڈن میں ایک گول میز کانفرنس طلب کی .... اگرچہ کانگریس کے نمائندے شامل نہیں تھے اور یہ یقیناً بہت بڑا خلا تھا اور تمام مندوبین حکومت کے منتخب کردہ تھے پھر بھی مسٹر شاستری، سر تیج بہادر سپرو۔ مسٹر جیکار، سر چمن لعل سیتلواڈ۔ مسٹر فیروز سیٹھنا۔ سر مانک جی دادا بھائی۔ مسٹر چنتامنی۔ سر واماسوامی مدلیار۔ سر آغا خان۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا محمد علی۔ سر میاں محمد شفیع۔ مسٹر جناح۔ سر سید سلطان احمد۔ نواب صاحب چھتاری... سردار اجل سنگھ۔ سردار سمپورن سنگھ۔ مسٹر جوشی۔ مسٹر امبیڈکار... اور کئی دیگر ممتاز شخصیتوں کی موجودگی اس امر کی ضامن تھی کہ ہر نقطۂ نگاہ کے اظہار کیلئے کانفرنس میں پورا موقع میسّر ہو گا"

(تحدیث نعمت صفحہ ۲۶۲)

پہلی گول میز کانفرنس کے موقع پر سر سری نواس شاستری نے حضرت چوہدری صاحب کے متعلق فرمایا :-

"Will you forgive me if I were to say how much I appreciate your valuable contribution to our discussion"

مطلب یہ کہ میں آپ کی قیمتی گفتگو اور آزادی کیلئے گرانقدر رول کی داد دیئے بنا نہیں رہ سکتا"

(تحدیث نعمت صفحہ ۲۶۹)

دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر گاندھی جی اور مسلم وفد کے درمیان ہوئے تبادلہ خیالات کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب فرماتے ہیں :-

"مسز سروجنی نائیڈو اگرچہ کانفرنس میں شریک نہیں تھیں لیکن لنڈن میں موجود تھیں اور ہندوستان کے آئینی مستقبل میں طبعاً گہری دلچسپی رکھتی تھیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس گتھی کا تسلی بخش طریق پر سلجھنا ہندو مسلم مفاہمت پر موقوف ہے انہوں نے یہ کوشش شروع کی کہ گاندھی جی اور مسلم وفد کے درمیان سمجھوتے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے چنانچہ یہ قرار پایا کہ گاندھی جی مسلم وفد کے ساتھ تبادلہ خیالات کیلئے ہز ہائی نس سر آغا خان کے ہاں رٹز ہوٹل میں شام کے کھانے کے بعد تشریف لائیں گے۔ مسلم وفد کے سب اراکین بروقت گاندھی جی کے انتظار میں چشم براہ تھے دروازہ کھلا اور گاندھی جی تشریف لائے تمام حاضرین تعظیماً کھڑے ہو گئے ہز ہائی نس سر آغا خان نے سب کی طرف سے عظیم المرتبت مہمان کو خوش آمدید کہا اور آرام کرسی آپ کے بیٹھنے کیلئے پیش کی گاندھی جی نے انکار میں سر ہلایا مسکرائے اور فرمایا مجھے فرش پر بیٹھنا پسند ہے آپ کے دائیں ہاتھ میں ساگوان کا ایک خوبصورت بکس تھا جو آپ نے فرش پر اپنے سامنے رکھ لیا اور قالین پر تشریف فرما ہو گئے... گاندھی جی نے بڑے اطمینان سے اپنا بکس کھولا... اور خاموشی سے چرخہ کاتنا شروع کر دیا جب دو ایک تاریں نکال چکے تو تکلہ اُوپر اُٹھائی اور مسکراتے ہوئے اشارہ فرمایا کہ ہم گفتگو پر آمادہ ہیں... مسٹر جناح کے چودہ نکات زیرِ بحث تھے گاندھی جی نے فرمایا کہ ان میں سے بعض مطالبات کو نہ صرف میں تسلیم کرتا ہوں بلکہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

# خطبہ جمعہ

## ہندوستان میں ہر مخالفانہ کوشش کی ناکامی کے بعد ملّاؤں نے وہ اوچھا ہتھیار اُٹھایا ہے جو پاکستان کے علماء نے اُٹھایا تھا

## ہندوؤں سے درخواست کی جارہی ہے کہ تم احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو

اب جماعت احمدیہ کو اجازت ہے کہ اُٹھو بے شک جوابی کارروائی کرو۔ صبر سے کام لیتے ہوئے تم ھندوستان کے ھندوؤں سے کہو کہ تم وہ انصاف دکھاؤ جو پاکستان نہیں دکھا سکا۔ یہ ہمارے متعلق تمہیں بتائیں کہ ہم کیوں غیر مسلم ہیں۔ ہم ان کے متعلق ان کے قلم سے لکھے ہوئے فتوے دکھائیں گے کہ ایک دوسرے کی نظر میں یہ سارے غیر مسلم ہیں۔ اگر یہی ہتھیار انہوں نے برتنے ہیں تو پھر اس میدان میں مقابلہ ہو جائے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ر جولائی ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۱ر وفا ۱۳۷۶ ھش بمقام لندن یو۔کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿قل يٰعبادی الذين امنوا اتقوا ربكم. للذين احسنوا فی هذه الدنيا حسنة.
و ارض الله واسعة. انما يوفی الصٰبرون اجرهم بغير حساب﴾
(الزمر آیت ۱۱)

جلسہ سالانہ یو کے جو عملاً سب دنیا کا مرکزی جلسہ بن چکا ہے بہت قریب آرہا ہے۔ اس جلسے کی آمد کے ساتھ ساتھ مہمانوں کی آمد بھی شروع ہے جو اکثر شامل ہوتے ہیں ان میں منتظمین بھی ہیں، کام کرنے والے بھی ہیں جو نیک نیتیں لے کر خدمت کی غرض سے یہاں پہنچتے ہیں مگر اس وقت اس جلسے کے ذکر میں جلسے کے کاموں سے متعلق اور ذمہ داریوں سے متعلق کچھ بیان نہیں کروں گا بلکہ اس جلسے کی ایک اور حیثیت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جو ہمارے مباہلے کے سال کے نتیجے کو دکھانے والا جلسہ ہوگا کیونکہ اس مباہلے میں خصوصیت کے ساتھ سب احمدیت کے دشمنوں کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ تم زور مارو، دعائیں کرو، جو کچھ بن سکتی ہے بناؤ لیکن تم احمدیت کو ناکام نہیں کر سکتے اور اگر تم سچے ہو تو ہم تمہیں وقت دیتے ہیں دعائیں کرو، دعائیں کرواؤ، زور مارو، سب کوششیں کر لو لیکن تم دیکھنا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت کثرت کے ساتھ بڑھ کر جماعت احمدیہ پھیلے گی اور بھی برکت کے آثار دکھائی دیں گے یہ مقابلہ ہے جو اس جلسہ سالانہ پر کھل کر سامنے آجائے گا اور اس ضمن میں جماعتیں پہلے بھی کوشش کرتی تھیں اب اور بھی زیادہ کوشش کر رہی ہیں اور کوشش سے بڑھ کر دعاؤں سے کام لے رہی ہیں اور دعائیں بھی کوشش کا حصہ ہی ہیں کیوں کہ دعاؤں کے بغیر تو کوششیں کبھی بھی ثمر آور نہیں ثابت ہوتیں، کبھی ان کو پھل نہیں لگا کرتا۔

پس اس پہلو سے میں خصوصیت سے جماعت کو اس جلسہ سالانہ کی آمد کے تعلق میں وہ تبلیغی کاروبار جو ہم نے شروع کر رکھا ہے، ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کے ضمن میں کچھ باتیں آپ سے عرض کرنی چاہتا ہوں۔ یہ آیت جس کا میں نے انتخاب کیا ہے اس کا مضمون بالآخر اس بات پر پہنچتا ہے ﴿انما یوفی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب﴾ کہ یقیناً صبر کرنے والوں کو اجر بغیر حساب کے بہت بڑھایا جاتا ہے اور صبر کرنے والوں کے ساتھ حساب نہیں کیا جاتا۔ پس یہ بات ہے جو آپ کو اس وقت پیش نظر رکھنی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی کوششوں سے ہمیشہ سے تبلیغ کے میدان میں کام کرتی رہی ہے مگر اس سے پہلے جو بھی پھل ملتے تھے وہ ذرا حساب کے مطابق ہوا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے صبر کی طاقتوں سے پورا کام نہیں لیا اگر فی الحقیقت ہم صبر کی طاقتوں سے پورا کام لیتے تو لازماً بغیر حساب کا نظارہ ضرور دیکھنے میں آتا۔

اب جماعت احمدیہ میں عالمگیر سطح پر اس شعور کو بیدار کیا جارہا ہے کہ جب دشمن دکھ دے یا مخالفانہ چالیں چلے تو تم نے جہاں توکل کرنا ہے وہاں صبر سے بھی کام لینا ہے اور ہرگز صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اس کی ایک تازہ مثال ایک ایسے افریقن ملک کی صورت میں سامنے آئی جہاں پاکستان کی طرز پر ایک بھرپور کوشش کی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم جماعت قرار دیا جائے۔ وہ خبیث پودا جس کو قرآن کریم خبیث پودا قرار دیتا ہے میں گالی کے لئے لفظ خبیث استعمال نہیں کر رہا بلکہ قرآنی اصطلاح میں یہ لفظ بیان کر رہا ہوں وہ پھیلتا نہیں مگر اکھیڑا جاتا ہے جگہ جگہ سے اور پھر آندھیاں اس کو دوسری جگہ پہنچا دیتی ہیں۔

اس ضمن میں یاد رکھیں کہ وہ "پوہلی" جو زرد رنگ کا پھول رکھتی ہے اور کانٹوں والا ایک پودا ہے اس کے پھیلنے کا بھی یہی طریق ہے۔ وہ اکھیڑی جاتی ہے زمین سے مگر آندھیاں اس کو لئے پھرتی ہیں جہاں جہاں وہ گرتی ہے وہاں کچھ بد اثر ضرور دکھاتی ہے۔ پس اس وقت مولویوں کی دوڑ اس جڑی بوٹی کی طرح ہے جو بیماریاں پھیلانے والی، کانٹے لئے پھرتی ہے ساتھ ساتھ اور جگہ جگہ کوشش کرتی ہے کہ خدا کے لگائے ہوئے پودوں کا خون چوس جائے اور ان کا رس پی کر خود بڑھے۔ یہ وہ سارے علماء ہیں جن کی میں بات کر رہا ہوں ان کی حکمت عملی اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ جہاں بھی وہ خدا کے لگائے ہوئے پودے دیکھتے ہیں کہ وہ نشوونما پا رہے ہیں وہاں یہ پوہلیاں ضرور پہنچ جاتی ہیں لیکن باقی زمین کھلی پڑی ہے وہاں جا کر اپنے اثر کو جس کو یہ نیک سمجھتے ہیں اس کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

پس جماعت احمدیہ مولویوں کے پیچھے بھاگی نہیں پھر رہی، مولوی جماعت احمدیہ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یہ ایک خاص قابل توجہ بات ہے۔ جہاں جہاں جماعت احمدیہ کو کامیابی نصیب ہوئی ہے وہاں یہ خبیث پودا جس کی جڑیں اکھیڑی گئی ہیں یہ وہاں پہنچتا ہے اور وہاں کوشش کرتا ہے کہ وہ رس جو جماعت احمدیہ نے چوسا ہے جس کے نتیجے میں جماعت کی آبیاری ہو رہی ہے وہ یہ چوسنا شروع کر دیں اور اس میں ہم نے ان کو ناکام کرنا ہے اور بالکل نامراد کر کے دکھا دینا ہے اس ضمن میں وہ افریقہ کا ملک میرے ذہن میں آیا تھا جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں بڑی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں اور جہاں جہاں بھی ہوئی ہیں وہاں ضرور مولوی پہنچتا ہے۔

چنانچہ حکومت پر اثر انداز ہوا اور بعض کارندوں کو اپنے ساتھ شامل کیا اور وہ تحریک شروع کر دی کہ جس سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت ہی غلیظ زبان نہ صرف ریڈیو پر بلکہ ٹیلی ویژن پر بھی کی جانے لگی یعنی حکومت کی مشینری جب خود اپنے آپ کو اس میں ملوث دکھانا نہیں چاہتی تھی اس کے باوجود وہ اس میں ملوث تھی کیونکہ ذرائع ابلاغ جو حکومت کے قبضے میں تھے وہ ان لوگوں کے ہاتھ میں چلے گئے اس پر جماعت کو دو طرح کی فکریں لاحق ہوئیں ایک یہ کہ یہ علاقہ زرخیز تھا جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس میں نشوونما پا رہی تھی اب ان لوگوں نے انہیں لوگوں میں کام کرنا ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعید فطرت بندے ڈھونڈا کرتے تھے اور وہاں ان کے گند لگ جائیں گے تو ہمارے ملک کو اس لحاظ سے بہت نقصان پہنچے گا۔ یہ تبصرہ تھا جو اس ملک کے رہنے والے کر رہے تھے اور پریشان تھے۔

دوسرا فکر ہمارے مربیوں کو اور امراء کو یہ لاحق ہوا کہ جماعت بڑی جوشیلی ہے اور ان کے گند بولنے سے اور ان کے بکواس کرنے کے نتیجے میں ہو سکتا ہے ان کو جوش آجائے اور جوش کے نتیجے میں پھر ایسی کارروائیاں ہوں جو جماعت کے اصول کے خلاف ہیں اور وہ ان دشمنوں کو فائدہ پہنچائیں گی ہمیں فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ اگر قتل و غارت شروع ہو جائے، اگر مخالف فریق کے کچھ آدمی مارے جائیں اور احمدیت کو بظاہر اس پہلو سے غلبہ ہو تو یہ غلبہ نہیں ہے۔ غلبہ یہ ہے کہ اپنے بے شک مارے جائیں مگر کثرت سے اور پھیلیں اور یہ غلبہ صبر کا غلبہ ہوا کرتا ہے اس لئے میں نے اس آیت کی تلاوت کی ہے کہ آپ کو سمجھاؤں کہ صبر کیا ہوتا ہے اور اس کے کیا نتیجے نکلتے ہیں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کو وہاں بار بار میں نے پیغام بھجوائے اور تاکید کی کہ تم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا اور جوابی کارروائی ضرور کرنی ہے لیکن ان حدود میں رہتے ہوئے جن کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور صبر کو پکڑے رکھا لیکن بڑے زور سے جوابی کارروائی کی اور یاد رکھیں کہ جوابی کارروائی جو صحیح رستوں پہ چلتی ہے وہ صبر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ وہ لوگ جو صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور جنگ و جدال پر اتر آتے ہیں ان کے جوش اسی میں نکل جاتے ہیں سارے۔ کچھ ان کے مارے گئے اور معاملہ ختم ہو گیا۔ جن کو کہا جائے کہ تم نے صبر سے کام لینا ہے اور اپنے غصوں کو نکالنا نہیں وہ مجبور ہو کر اچھی باتوں پر اپنے جوش کو صرف کرتے ہیں وہی جوش جو لوگوں کو مارنے پر صرف ہونا تھا وہ تبلیغ کرنے پر صرف ہوا۔ وہی جوش احمدیت کی خوبیاں دکھانے پر صرف ہونے لگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی تدبیر اس بری طرح ناکام ہوئی کہ وہ سارے راہنما جو اس تدبیر کے راہنما تھے وہ یا تو اپنے مناصب سے ہٹا دئے گئے یا لکھ لکھ کر جماعت سے معافیاں مانگنے لگے اور اقرار کیا کہ یہ غلط کام ہو رہا تھا۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بہت جزا دیا کرتا ہے ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ لیا۔

پس تمام دنیا میں یہی کوششیں جماعت کے خلاف جاری ہو چکی ہیں جہاں جہاں یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ جماعت کو خصوصیت سے کامیابی نصیب ہوئی ہے وہاں ایک مخالفانہ چال ضرور چلی جاتی ہے وہ سارے مولوی جو سوئے ہوئے تھے ایک دم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی تو خدا کی زمینیں تھیں، وہاں جا کے کام کیوں نہ کیا۔ لیکن احمدیت کو جب خدا تعالیٰ زمینیں عطا کرنے لگتا ہے تو ان کو جوش آجاتا ہے ان زمینوں پر قبضہ کی کوشش کرتے ہیں جن پہ احمدیت قبضہ کر رہی ہے۔ یہی چیز ہندوستان میں بھی ظاہر ہوئی ہے، پتہ نہیں کب سے سوئے پڑے مولوی جن کو نہ مسلمانوں کے اخلاق کی فکر، نہ ان کے کردار کی طرف توجہ، نہ ان کے ایمان اور عقائد کے متعلق کوئی فکر، اپنے اپنے ڈیرے لگائے ہوئے اپنی اپنی سیادت پر راضی بیٹھے تھے جب دیکھا کہ جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے تو اس کی تکلیف پہنچی ہے، شرک کے پھیلنے کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ سارے ہندوستان میں جب شرک پھیل رہا تھا اور جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے والے شرک پھیلا رہے تھے کھلم کھلا اس وقت ان کو کوئی ہوش نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ ہی تھی جو اس وقت بھی ان لوگوں سے نبرد آزما تھی۔''

اب چونکہ ہندوستان کی توجہ جماعت کی طرف ہو گئی ہے اس لئے مولوی بہت اٹھ کھڑا ہوا ہے، بہت جوش دکھا رہا ہے۔ اس پر جب ان کی گالیاں سنیں اور لوگوں نے مجھ تک پہنچائیں تو میں نے جماعت کو یہی تاکید کی کہ آپ صبر سے کام لیں اور صبر کا یہی وقت ہوا کرتا ہے اس سے پہلے آپ کا حسن خلق دکھانا اور یہ کہنا کہ دیکھو ہم بڑا صبر کر رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب آزمائش آئے اور آزمائش کے مقابل پر صبر مضبوطی سے اپنے پاؤں پر قائم رہے اور آندھیوں کے مقابل پر وہ اس طرح استقامت دکھائے جیسے مضبوط جڑوں والے درخت آندھیوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ صبر ہے اور ان لوگوں کی پرورش خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

اور ﴿ارض اللہ واسعۃ﴾ کا مطلب ان معنوں میں یہ بنتا ہے کہ اگر تم ایک تھے تو تمہیں پھیلا دیا جائے گا اور زیادہ زمینیں تمہارے سپرد کر دی جائیں گی اور خدا کی زمینیں بہت ہیں اس لئے فکر نہ کرنا تمہارے پاؤں تلے سے زمین نہیں نکالی جائے گی بلکہ تمہاری زمین بڑھائی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہی ہوا۔ ہندوستان میں جب سے جماعت احمدیہ شروع ہوئی ہے آج تک اتنی بیعتیں نہیں ہوئیں جتنی اس سال ہوئی ہیں جبکہ مولویوں نے اپنا پورا زور مار دیا تھا، ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے، ہر طرح کے حربے اختیار کئے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بے انتہا بکواس اور گندگی اچھالی گئی اور علاوہ ازیں نو احمدیوں پر بدنی ظلم کئے گئے۔ بعض علاقوں میں گاؤں کے گاؤں ان پہ چڑھ آئے اور اب خدا کے فضل سے اسی ظلم کے سائے تلے جماعت احمدیہ آگے بڑھی ہے اور بعض علاقوں میں جہاں یہ ظلم ہو رہا تھا میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ تم نے رکنا نہیں، یہ تم عہد کرو اور یہ صبر کا حصہ ہے۔ جو مرضی ہو تم صبر کے ساتھ ذکر الٰہی کرتے ہوئے آگے بڑھو اور ضرور تم کامیاب ہو گے۔

چنانچہ آج ہی کی ڈاک میں مجھے یہ خط دکھائی دیا اور یہ اس جمعہ سے تعلق رکھنے والا ہے۔ ایک دوست لکھتے ہیں یعنی ایک علاقے کے منتظم اعلیٰ ہیں وہ کہتے ہیں جہاں پہلے ہمیں مار پڑا کرتی تھی وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور بعض گاؤں اپنی مسجدوں سمیت احمدی ہو گئے ہیں اور انہوں نے مولویوں کو کہلا بھیجا ہے اب اگر تم آئے تو اپنی خیر منا کے آنا۔ میں نے ان کو تاکیداً لکھا ہے فوری طور پر کہ اب ان کو بھی صبر کی تلقین کرو لیکن جب انسان کثرت سے دیکھتا ہے تو بعض دفعہ ایسے جوش کے اظہار ہو بھی جاتے ہیں ان کو سمجھانا ہے پیار سے اور یہ میرا پیغام براہ راست ان کو پہنچ رہا ہو گا، وہ غور سے اس بات کو سن لیں کہ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان علاقوں میں بھی غلبہ عطا کیا ہے جن میں پہلے غیروں کا قبضہ تھا جو آپ پر ظلم کیا کرتے تھے آپ کا غلبہ اس وقت ہو گا جب آپ اسلام کی تعلیم کے مطابق غلبہ حاصل کریں گے اور اس غلبے میں مظلومیت شامل ہے۔ آپ کی مظلومیت آپ کے ہاتھ سے نہیں جانی چاہئے۔

اگر عددی کثرت ہو اور اس کے باوجود بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے انسان جسمانی بدلہ نہ لے تو یہ صبر ہے۔ اگر جسمانی طاقت نہ ہو اور انسان خاموش بیٹھا رہے تو اس کو صبر نہیں کہا جاتا خواہ صبر ہو بھی مگر صبر دکھائی نہیں دے گا وہ صبر دکھائی اس وقت دے گا جب جسمانی غلبہ ظاہر ہو چکا ہو اور پھر دوسروں کو ظلم کا حوصلہ ہو اور غالب آنے والے جانتے ہوئے کہ ہم طاقتور ہیں اپنے ہاتھ روک لیں وہ روکنا خدا کی خاطر ہو گا۔ پس ان احمدیوں کو میری نصیحت ہے، میرا خط تو نہ جانے کب پہنچے گا لیکن اس خطبے کے ذریعے وہ خوب سن لیں کہ ان سب علاقوں میں جہاں خدا تعالیٰ نے آپ کو غلبہ عطا فرمایا ہے آپ کی تعداد کی وجہ سے نہیں فرمایا، آپ کی مظلومیت کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے، آپ کے صبر کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے اگر مظلومیت ہی ہاتھ سے جاتی رہے اور صبر ہی جاتا رہا پھر خدا کا یہ وعدہ کہ ﴿انما یوفی الصٰبرون اجرھم بغیر حساب﴾ یہ آپ سے واپس لے لیا جائے گا۔

پس جو بے حساب مل رہا ہے اس کو چھوڑ کر اسی پرانے حساب کے مطابق ایک ایک دو دو بیعتوں پر اگر آپ نے واپس لوٹنا ہے تو پھر جو مرضی کریں لیکن خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اگر پیش نظر رکھنا ہے تو ہر غلبے کے ساتھ جو جسمانی ہو روحانی غلبہ اس طرح حاصل کریں کہ آپ مظلوم ہی رہیں، آپ ظالم کبھی نہ بنیں۔ اور وہ لوگ جو مظلوم رہتے ہیں ان پر بعض دفعہ دوسروں کو بڑے بڑے حوصلے پیدا ہو جاتے ہیں ان پر ہاتھ اٹھانے کے وہ بھی برداشت کریں۔ رفتہ رفتہ خدا ظلم کے ہاتھ کاٹے گا اور کئی طریقوں سے خدا تعالیٰ یہ کارروائی کیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ آسمانی طور پر ایسے دشمن غضب کا نشانہ بنا دئے جاتے ہیں آپ کی آنکھوں کے سامنے خدا ان سے انتقام لے گا جو آپ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے اور ایسے واقعات خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مختلف جگہوں سے رونما ہونے لگے ہیں۔ جہاں احمدیوں نے صبر سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی حالت کو دیکھ کر دشمنوں پر ان کے بد اعمال ظاہر کرنے شروع کر دئے ہیں اس دنیا میں بھی ان کے ساتھ یہ سلوک ہے اور رہے گا اور آخرت میں بھی ہو گا۔

تو جب خدا خود آپ کے خلاف اٹھنے والوں کے ہاتھ کاٹنے کے لئے موجود ہے تو آپ کو ضرورت کیا ہے۔ پس صبر کے ساتھ قرآن کریم میں توکل کو آپ ہمیشہ وابستہ پائیں گے، صبر اور توکل اکٹھا چلتے ہیں، صبر میں ایک تو پھیلاؤ ہے وہ رحمتیں ہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ دوسرا توکل ہے کہ خدا خود دشمنوں سے نپٹتا ہے جو دشمن آپ کو مٹانے کے درپے ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے بھی بہت سے ایسے نشان ظاہر ہو رہے ہیں جن کو اس وقت بیان کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ وقت ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں ہر مخالفانہ کوشش کی ناکامی کے بعد اب دشمن نے وہ اوچھا ہتھیار اٹھایا ہے جو پاکستان کے علماء نے اٹھایا تھا۔

ہندوؤں سے درخواست کی جا رہی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو یعنی پاگل پن کی بھی حد ہے۔ اتنی بڑی بیوقوفی سرزد ہو رہی ہے ان سے کہ ان کو اس کا اندازہ نہیں۔ میں نے خود جماعت کو روکا ہوا تھا کہ ایسی تحریک نہ چلائیں جس کے نتیجے میں ہمیں گویا مشرکوں کے ساتھ مل کر کسی رنگ میں بھی مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنی ہو لیکن اپنے ہاتھوں سے یہ کروا بیٹھے ہیں یہ تحریک۔ وجہ یہ ہے کہ اب جماعت احمدیہ کو اجازت ہے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ اب اٹھو، بیشک جوابی کارروائی کرو۔ صبر سے کام لیتے ہوئے تم


GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NTR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15



C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

ہندوستان کے ہندوؤں سے کہو کہ تم وہ انصاف دکھاؤ جو پاکستان نہیں دکھاسکا۔ یہ ہمارے متعلق تمہیں بتائیں کہ ہم کیوں غیر مسلم ہیں، تمہیں تو پتہ ہی کچھ نہیں، پہلے پتہ تو کرو کہ ہم کیوں غیر مسلم ہیں۔

ہم ان کے متعلق ان کے قلم سے لکھے ہوئے فتوے دکھائیں گے کہ ایک دوسرے کی نظر میں یہ سارے غیر مسلم ہیں اور اگر یہی ہتھیار انہوں نے برتنے ہیں تو پھر اسی میدان میں مقابلہ ہو جائے تو میں آپ کو یقین سے بتاتا ہوں کہ تمام غیر احمدی فرقوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کے خلاف دوسرے فرقوں نے یہ فتویٰ نہ دیا ہو کہ یہ غیر مسلم، دائرہ اسلام سے خارج بلکہ یہاں تک نہ لکھا ہو کہ ان کا کفر قادیانیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ اب یہ مقابلہ کرنا ہے تو چلو یہی مقابلہ کر لو اور ہندوستان میں یہ بہترین مقابلہ ہوگا۔ پس ہندوستان کی حکومت اگر عقل رکھتی ہے تو اول تو اس قسم کے غیر جمہوری مطالبے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گی لیکن اگر کچھ کرنا ہے تو یہ ان کے لئے موقع ہے ان کے دوسرے مسائل بھی سارے حل ہو جائیں گے۔

تمام مسلمان جماعتوں کو موقع دیں کہ وہ دلائل سے ثابت کریں کہ وہ کیوں مسلم ہیں اور دوسرے کیوں مسلم نہیں۔ ہم اس مقابلے کے لئے تیار ہیں اور اس صورت میں اگر وہ انصاف سے کام لیں گے تو ہندوستان میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی مسلم جماعت باقی نہیں رہے گی۔ سارے غیر مسلم لکھے جائیں گے اور ہندوؤں کا ایک !ر مسئلہ حل ہو جائے گا ان کو جو آئے دن مصیبت پڑی ہوتی ہے ہندو مسلم فساد اور یہ کہ مقابلے طرح طرح کے یہ سارے قصے ختم ہو جائیں گے کیونکہ احمدیوں کے سوا کوئی مسلمان رہے گا نہیں اور وہ پھر نان مسلم کے طور پر آپ کے کانسٹی ٹیوشن میں لکھے جائیں گے پھر نان مسلم، نان مسلموں سے جو چاہیں سلوک کریں مسلمانوں کو اس سے کیا غرض۔ غیر مسلم آپس میں لڑتے پھریں ہمیں اس سے کیا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر انصاف سے پاکستان میں بھی کام لیا جاتا تو صرف ایک جماعت احمدیہ جس کا اسلام قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ باقی سب کا اسلام خود ایک دوسرے کی تلواروں سے کاٹا جا چکا ہے۔ سو فیصد قطعی فیصلے ہر مذہب، ہر فرقے کے موجود ہیں کہ ہمارے سوا باقی فرقے سب جھوٹے، دائرہ اسلام سے خارج ہیں، نام لے لے کر۔ پس اب اس تحریک کے جو بانی مبانی ہیں ان کے متعلق ہندوستان کے اکثریتی فرقے کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کا اسلام محض فرضی ہے، یہ غیر مسلم ہیں، ان کے بچے غیر شرعی ہیں، ورثہ نہیں پاسکتے، یہ کسی مسجد میں گھسیں، تو ان کو مار مار کے باہر نکال دو اور مسجد دھلوانے کا خرچ بھی ان سے لو اور طرح طرح کے ایسے فتاویٰ جو اگر میں سارے آپ کو پڑھ کر سناؤں، تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ایک دوسرے کے خلاف یہ باتیں کر چکے ہیں اور پھر سارے مل کر احمدیت کے پیچھے پڑ گئے ہیں مگر کھلے ملک میں جہاں دلائل کو کھل کر پیش کیا جا سکتا ہے ہاں ہم یہ دکھائیں گے کہ یہ صاحب جو ہمارے خلاف مطالبہ کر رہے ہیں ان کا اپنا اسلام ثابت کر کے دکھائیں، جو چاہیں پیمانہ بنالیں، اسی پیمانے کو ہم بھی استعمال کریں گے ان کے خلاف اور باقی سب ایسے فرقوں کے خلاف جو ان کے ساتھ متحد ہیں اور ان پیمانوں سے جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سچی مسلم ثابت ہوگی۔

میرے ذہن میں ایک پوری سکیم ہے جس کی خاطر، جس کی وجہ سے میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں ان باتوں میں ہرگز کوئی مبالغہ نہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اگر انصاف ہو تو سو فیصد جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ ہوگا، جماعت احمدیہ کے خلاف یہ فیصلہ نہیں ہوگا۔ پس ہندوستان کی جماعتوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اب وقت ہے کہ جوابی کارروائی شروع کریں اور اہل انصاف ہندوؤں کو شامل کریں اور اہل انصاف غیر ہندوؤں جو بھی وہاں بستے ہیں ان کو توجہ کریں کہ اگر تم نے جمہوریت بچانی ہے تو سب سے پہلے اس رخنے کو ختم کرو اور اگر اس کو قبول کرنا ہے تو پھر انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے قبول کرو اور دیکھو کہ کون مخلص ہے، کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم یعنی اپنی تحریروں سے، اپنے عقائد سے، قرآن اور حدیث کی رو سے تمام دلائل ہم پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پس انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو نئی تحریک وہاں چلی ہے یہ بھی خود ان کے منہ پر ہی پڑے گی اور ان کے لئے کوئی بھی چارہ نہیں ب جماعت احمدیہ کے مقابلے کا۔ یہ تحریک بتا رہی ہے کہ دل میں یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ جیت چکی ہے۔ جب بھی غیر مسلم بنانے کے لئے حکومتوں سے درخواستیں کی جائیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ عوام کی نظر میں یہ احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اگر یہ مولوی ہندوستان کے عوام کی نظر میں احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو اس کثرت سے جماعت احمدیہ وہاں نہ پھیلتی اس لئے اب ان مشرکوں سے مانگ رہے ہیں وہ جو خدائے واحد کے قائل ہی نہیں ہیں ان کو درخواستیں دے رہے ہیں کہ خدا کے واسطے ہماری مدد کو آؤ ورنہ احمدی ہم سب کو کھا جائیں گے یہ ہے خلاصہ ان کی تحریک کا۔

پس جماعت احمدیہ جب تک صبر پر قائم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا کوئی بھی بال بیکا نہیں کر سکتا کوئی بگاڑ نہیں سکتا لیکن توکل ساتھ رکھیں یقین رکھیں خدا پر اور ناجائز حربے استعمال نہ کریں یہ دو شرطیں ہیں جو لازم ہیں۔ اگر یہ شرطیں آپ پکڑے رکھیں گے تو خدا کے فضل کے ساتھ ضرور پھیلتے چلے جائیں گے۔

اس آیت کے شروع میں اب جو چند باتیں ہیں وہ میں آپ کے سامنے کھول رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قل یٰعبادیٔ الذین اٰمنوا اتقوا ربکم﴾ کہ اے میرے بندو، عباد مراد ہے اے میرے بندو ﴿الذین امنوا اتقوا ربکم﴾ وہ میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو ﴿اتقوا ربکم﴾ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو ﴿للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنة﴾ تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل دکھایا ہے ان کو اس دنیا میں ہی حسن عمل کا اجر عطا کیا جائے گا۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ پس وہ انتظار کریں اور ان کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ ان کا اجر دے گا اگر یہ بھی فرماتا تو صبر کی تلقین کے ساتھ یہ کہہ دیا جائے تو حرج کوئی نہیں مگر خدا اپنے بندوں کو عجیب صبر کی تلقین کرتا ہے۔ صبر کی تلقین کرتے ہوئے ساتھ یہ وعدہ بھی فرماتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ہم تمہیں تمہارے بہترین اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔

پس یہاں صبر سے مراد مومن کا توکل اور انتظار ہے اور قرآن کریم نے غیر مسلموں کے لئے لفظ صبر کا استعمال نہیں کیا۔ جہنمیوں کے لئے صبر کرو یا نہ کرو فرق ہی کوئی نہیں پڑتا مگر انتظار کا محاورہ استعمال فرمایا ہے، وہ انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو مگر غیر مسلموں کے لئے صبر کا مضمون آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ ان کو صبر آتا ہی نہیں اگر صبر آتا ہے ہو تو اپنی شکست کو تسلیم کریں اور دلائل کی رو سے اور محبت کے پیغام کے ذریعے وہ غالب آنے کی کوشش کریں یہ کھلا میدان ہے جو چاہے اس میدان میں آئے اور مقابلے کر لے۔ ان کو چھوڑنا بتاتا ہے کہ وہ صبر کر نہیں سکتے، صبر ان کو آتا ہی نہیں ہے اور صبر نہ کرنے والوں کا کبھی نیک انجام نہیں ہوا۔ یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم حسن عمل دکھاؤ ان معنوں میں نہیں کہ نتیجے کے لئے تمہیں مرنے کے بعد تک صبر کرنا پڑے گا۔ حسن عمل دکھاؤ اور صبر کرو تو اسی دنیا میں تمہاری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے صبر کے نیک نتیجے نکلیں گے۔ تمہارے حسن عمل کے بہت خوبصورت نتائج تمہاری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہونگے اور ان نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ "ارض اللہ واسعة" اللہ کی زمین کو وہ کھلا اور پھیلا ہوا دیکھیں گے۔ "ارض اللہ واسعة" کا مضمون اس آیت کے مابعد رکھا گیا ہے حالانکہ بظاہر اس کو صبر کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں صبر سے پہلے ارض اللہ واسعة رکھا ہے جس کا اس وعدے سے تعلق ہے، فی ھذہ الدنیا حسنة۔

ایک تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ خیال کہ خدا کی زمین وسیع ہے یہ ان کی تقویت کا موجب بنتا ہے مگر یہاں حسن عمل دکھانے والوں کو وسعت ارضی کا وعدہ دیا گیا ہے اس دنیا میں ان کو کیا خوبصورت نتائج دکھائے جائیں گے۔ ایک یہ ہے "وارض اللہ واسعة" کہ خدا کی زمین بڑی وسیع ہے اور نئی نئی زمینیں تمہیں دکھائی جائیں گی، نئی نئی قومیں تمہارے سامنے لائی جائیں گی۔ جیسے کہ مسیح نے پیش گوئی کی تھی کہ کنواریاں اس کا انتظار کر رہی ہیں مسیح کے متعلق کہا گیا ہے بائبل میں۔ مراد یہ تھی کہ کنواری قومیں، ایسی قومیں جن پہ پہلے خدا تعالیٰ کے پیغام کی کاٹھی نہیں ڈالی گئی۔

پس جماعت احمدیہ کو "ارض اللہ واسعة" کہنے میں ایک پیشگوئی ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری زمین کو پھیلائے گا اور وسیع کر دے گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ فرمایا ﴿افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا﴾ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ان سب کی زمینیں کاٹی جا رہی ہیں اور محمد رسول اللہ کی زمینیں بڑھ رہی ہیں اور جتنی ان کی زمینیں کم ہوتی ہیں آنحضرت ﷺ کی زمینیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں تو ایک تو یہ معنی ہے "وارض اللہ واسعة" کا کہ تمہاری زمین ضرور پھیلے گی اور دوسرا یہ معنی ہے کہ اور قوموں کی طرف بھی توجہ کرو۔ جن جگہوں پہ خدا تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرتا ہے وہاں تک نہ ٹھہرے رہو اگر تم تلاش کرو گے تو خدا کی زمین بہت پڑی ہوئی ہے کام والی۔ پس ایک بنیادی فرض کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو عام طور پر لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ دکھائی نہ دینے کی وجہ سے تبلیغ کرنے والوں کو بعض دفعہ بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے۔


طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794 27-0471



ص

ارشاد نبوی

خَیر الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

اب جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے کسی خاص علاقے میں عددی غلبہ عطا کیا ہے ان کو یہ بھولنا نہیں چاہئے کہ ارض اللہ اتنی واسع ہے، اتنی وسیع ہے کہ ہندوستان میں ہزار ہا میل کے ایسے ٹکڑے ان کو دکھائی دیں گے جہاں ایک بھی مسلمان نہیں ہوگا اس لئے اپنے چھوٹے سے علاقے میں غلبے کو دیکھ کر خواہ وہ کتنا عظیم غلبہ دکھائی دے یہ بات بھول جانا کہ "ارض اللہ واسعۃ" یہ ان کی بے وقوفی ہوگی اور ایسی بیوقوفیاں بسا اوقات نقصان پہنچاتی ہیں۔ ہندوستان میں جو پہلے ہندوستان تھا، پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکر اسی کا حصہ ہیں ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے اور میں نے اس پہلو سے خاص طور پر نظر دوڑائی ہے ان جماعتوں میں جہاں ان کو عددی غلبہ ہوگیا۔ انہوں نے سمجھا کہ سارا ضلع ہی فتح ہوگیا یہ نہیں سوچا کہ "ارض اللہ واسعۃ"۔ تمہاری زمین تو چھوٹی سی تھی جو اردگرد پھیلی ہوئی جگہیں ہیں وہاں نظر تو ڈال کے دیکھو، بہت بڑی زمینیں ایسی پڑی ہوئی ہیں جہاں تمہیں کام کرنا باقی ہے اور تم نے ابھی کام نہیں شروع کیا۔

تو اللہ تعالیٰ حسن پر حسن عطا کرتا چلا جاتا ہے مگر تمہاری وسعتوں کے ساتھ دوسری وسعتیں تمہیں بلاتی ہیں اور اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور یہ پیغام ایک اور رنگ میں ابھرتا ہے "ارض اللہ واسعۃ" اس زمین کو خدا نے تمہارے سپرد کیا ہے کافی نہ سمجھو اور بھی زمینیں پڑی ہوئی ہیں۔ پس اس پہلو سے جب آپ گردو پیش کو دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بہت بڑے علاقے پڑے ہیں جہاں احمدیت کا کوئی نشان نہیں ہے۔ انگلستان کی جماعت کو میں اس پہلو سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ پہلے مخاطب ہیں، باقی سب جماعتیں بھی ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ ہی مخاطب ہونگی۔ تو آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں آپ انگلستان کا جائزہ لے کر دیکھیں ہمارے کام کرنے والے اٹھتے ہیں اپنی جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور جماعتوں کے اس مجلے میں پہنچ جاتے ہیں جہاں احمدی ہیں حالانکہ اگر وہ ان کو چھوڑ کر دوسری جگہ پھر کر دیکھیں تو جس شہر میں وہ سمجھتے ہیں کہ بڑے احمدی ہیں وہ احمدی آٹے میں نمک کی طرح بھی دکھائی نہیں دیں گے۔

پس "ارض اللہ واسعۃ" کا مضمون تو ہر جماعت کے گردو پیش سے شروع ہو جائے گا اور ان کو چھوڑ کر باقی شہر اور بستیاں گن کے دیکھیں کتنی ہیں آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ جماعت کی تعداد اگر ستر ہے تو یہاں جو بستیاں ساری شمار کرلی جائیں تو ستر ہزار سے زائد ہونگی۔ اللہ بہتر جانتا ہے میں نے اس کے اعداد و شمار نہیں دیکھے لیکن یہ مجھے معلوم ہے کہ ہر کاؤنٹی میں بے شمار بستیاں ہیں، چھوٹے چھوٹے گاؤں ان کو کہتے ہیں بڑی بستیاں، بعض زمیندار ہیں جن کی اپنی آبادی ہے ایک اور وہی ان کی بستی بن جاتی ہے۔ پس اگر انگلستان کی بستیاں شمار کریں تو ستر ہزار سے بھی بہت زیادہ ہونگی اور یہ بھی مضمون ہے "ارض اللہ واسعۃ" کا۔ تم دیکھو تو سہی کہ خدا کی زمین کتنی وسیع پڑی ہوئی ہے۔ دیہیں دوہیں بار بار پہنچیں جہاں پہلے بھی پہنچ چکے ہیں اور ان سارے علاقوں کو شمار کریں جو کہ ہیں ہی نہیں یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

چنانچہ پاکستان میں اب سیالکوٹ کی مثال سامنے ہے بڑی دیر تک واپنے عددی غلبے کو جو ایک چھوٹے سے حلقے میں تھا سارے ضلع پر غلبہ شمار کرنے لگے اور یہ حد سے زیادہ بے وقوفی تھی کہ "ارض اللہ واسعۃ" کے مضمون پر غور نہیں کیا انہوں نے۔ اگر وہ دیکھتے تو پتہ چلتا کہ وہ تو کچھ بھی نہیں، اردگرد جو خالی جگہیں پڑی ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ وہ انہوں نے مولویوں کے لئے چھوڑ دیں وہاں وہ خبیث پودا لگانا شروع کر دیا انہوں نے۔ تو یہ عجیب حالت ہے کہ جماعت کے اردگرد جو خالی جگہیں تھیں اس پر خود مولوی کو قبضہ دے دیا اور جو پودے ہیں یہ بعض دفعہ اتنی تیزی سے نشو ونما پاتے ہیں اس لئے سیالکوٹ میں ہمارے لئے ایک بڑی مصیبت یہ بن گئی کہ مخالفانہ پروپیگنڈا اتنا زیادہ کیا گیا کہ وہ جو احمدی بستیاں تھیں وہ چھوٹے چھوٹے جزیرے دکھائی دینے لگے بلکہ ان سے بھی کم۔ اب اردگرد ان کے لئے تبلیغ مشکل بنا دی گئی۔

اتنی دیر خاموشی سے اس کو دیکھنا یہ نفسی تکبر کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے انسان سمجھے کہ مجھے غلبے کی ضرورت تھی وہ مل گیا اور جو میں نے پہلے مضمون بیان کیا تھا اصل میں اس کی وجہ سے ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں عددی غلبہ پیدا کرنا دین کا مقصد ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ مظلومیت کو بڑھانا اور صبر کو وسعت دینا یہ دین کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ دنیا میں جتنی خرابیاں ہیں یہ قوموں کے عددی غلبے کی وجہ سے ہیں۔ جب قوموں کو عددی طور پر ایک وسعت اور طاقت نصیب ہوتی ہے تو پھر وہ متکبر ہو جاتی ہیں، پھر وہ ظلم کیا کرتی ہیں۔ مظلومیت کو اس طرح پھیلانا اور صبر کو اس طرح وسعت دینا کہ آپ غالب آجائیں تو صبر غالب آئے، غالب آتے ہوئے صبر کرنا سیکھیں اور صبر کرنا سکھائیں۔ مظلومیت اختیار کئے رہیں، اس کو چٹے رہیں اور مظلومیت کے ذریعے ظالم کو جواب دیں یہاں تک کہ آپ اس طاقت میں آجائیں کہ ظالم بننا چاہیں تو بن سکیں لیکن ظلم کا پھل تو آپ دیکھ چکے ہیں اور چکھ چکے ہیں۔

اکثر ظلم کا نشانہ جماعت احمدیہ ہی بنائی گئی ہے لیکن مظلومیت کا پھل بھی آپ چکھ رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بہتر ہے، یہ خوبصورت پھل ہے، یہ طیبہ رزق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آسمان سے باتیں کرنے والے درخت ہیں جو پھیلیں گے اور ساری زمین پر غالب آسکتے ہیں اگر خدا چاہے۔ تو اس لئے اس کی طرف توجہ دیں اپنی مظلومیت [illegible] اقتدار کی حفاظت کریں اور "ارض اللہ واسعۃ" کی طرف نظر رکھیں۔ خدا جب آپ کو پھیلاتا ہے اگر آپ نے صبر کا ساتھ پھیلانا بند کر دیا اور خود اپنے ہاں متکبر ہو کے بیٹھ گئے تو "ارض اللہ واسعۃ" آپ کے لئے نہیں رہے گی غیروں کے لئے بن جائے گی۔

پس دو طرح سے ہم نے زمیندارے میں دیکھا ایک تو یہ کہ جس فصل کی خاص نگہداشت کی جائے وہاں یہ گندا بوٹا ضرور پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے کہ وہ کھیت کا خون چوس کر اس غیر کو پہنچا دیں جو مقصود نہیں ہے زمیندار کا۔ اور کچھ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض زمینوں پر پہلے سے ہی گندی بوٹیاں قبضہ کر لیتی ہیں ان پر بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور اس محنت کے تعلق میں مجھے سندھ میں تجربہ ہوا جس میں کلر کا غلبہ بھی شامل تھا اور بوٹیوں کا بھی۔ میں جب تک وہاں ان زمینوں کا نگران تھا میں منتظمین کو یہ ہدایت کرتا رہا ہوں کہ اکٹھا ہاتھ نہ ڈالو کچھ کچھ حصے پہ قبضہ کرو اور صبر کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔ کام بہت بڑا ہے پچاس ہزار ایکڑ آپ نے اپنانے ہیں اور ان کو کاشت کر کے زمیندارے کو وہاں نفع مند بنانا ہے یہ کام ہے اگر صبر سے کام نہیں لیں گے تو جلدی کریں گے اور جلدی میں ایسی ایسی سکیمیں بناتے ہیں کہ سارا علاقہ ایک دم ہاتھ میں آجائے کبھی بھی نہیں آیا کرتا، کچھ بھی حاصل نہیں ہوا کرتا۔

تو جو باتیں میں اپنے منتظمین کو سمجھایا کرتا تھا وہ اب ساری جماعت کو سمجھا رہا ہوں کہ جن علاقوں میں دشمن نے گندگی پھیلا دی ہے انکے بعض چھوٹے چھوٹے حصے خصوصیت کے ساتھ زیر نظر لائیں، ان کی اصلاح کریں، ان کی زمینوں کو صحت مند زمینیں بنا دیں اور ان کو اپنا لیں تو پھر خدا تعالیٰ ارض اللہ واسعۃ" کا ایک نیا معنی آپ کو عطا کرے گا اور آپ دیکھیں کہ اردگرد کی جو منحوس زمین تھی وہ طیبہ زمین میں تبدیل ہونی شروع ہوئی ہے اور یہ ساری زمین اللہ کی زمین بن گئی ہے۔ اگرچہ اللہ ہی کی ہے مگر "ارض اللہ واسعۃ" کہنے میں ایک یہ بھی مضمون ہے کہ اصل میں اس کو "ارض اللہ" ہونا چاہئے اور یہ "ارض اللہ" نہیں رہی، یہ شیطان کی یا دشمن کی ہو چکی ہے تم نے اس سے چھینی ہے اور واپس لے کے خدا کے حضور پیش کرنی ہے۔ پس اس طرح ہر ملک میں اگر جماعت اپنے گردو پیش پر نظر ڈالے تو بہت سی گندی زمینیں ہیں۔

اور وہ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ ہم ان کو کس طرح اصلاح پذیر کریں گے سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ بے صبری ہے طبیعت میں۔ سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں جلدی ہو جائے اور ہم کر نہیں سکتے وہ سمجھتے ہیں میرے مطالبے یہ ہیں کہ تم تین لاکھ سے چھ لاکھ ہو جاؤ، چھ لاکھ سے بارہ لاکھ ہو جاؤ تو اس کی وجہ سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں وہ طریقے بھی تو بتاتا ہوں جن کے ذریعے سے چھ بارہ ہو سکتے ہیں لیکن یہ صبر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ایسے لائحہ عمل اختیار کئے جائیں جن میں صبر کے ساتھ لازماً آپ نے آگے بڑھنا ہے۔

پس اس پہلو سے آپ یاد رکھیں کہ تھوڑے تھوڑے علاقے اپنے گردو پیش میں ایسے دیکھیں جن پر آپ قابض ہو سکتے ہیں۔ اور دور دور کے علاقوں میں پیغام رسانی کریں یہ دونوں کام بیک وقت ضروری ہوا کرتے ہیں کیونکہ مختلف جگہ Oasis بنائے جاتے ہیں یعنی نخلستان اور وہ نخلستان پھر خدا کے فضل سے پھیلنے لگتے ہیں۔ تو دو طریق سے کام کریں جماعتیں اپنے گردو پیش دیکھ کے خالی زمینوں پر محنت شروع کر دیں اور ان کی اصلاح شروع کریں اور جو علاقے بالکل خالی پڑے ہیں ان میں کہیں نہ کہیں پیر لگانے شروع کر دیں تا کہ ہریاول جگہ جگہ دکھائی دینے لگے اس طریق پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے صبری کے بغیر انسان آگے بڑھتا ہے اور جگہ جگہ چونکہ کچھ درخت دکھائی دیتے ہیں اس لئے زمیندار کی نظر خوش ہوتی ہے دیکھ کر اور رفتہ رفتہ اس کی زمین بڑھتے بڑھتے سارے ملک پہ پھیل جاتی ہے۔

ابھی ہمارا کام بہت زیادہ ہے اس سال اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کرلیں جو ہم نے ٹارگٹ بنایا تھا اس کو پالیں تو اگلے سال یہ تگنا ہو گا جو بہت ہی زیادہ مشکل ہو چکا ہوگا۔ مگر جو قرآن کریم نے نصیحتیں فرمائی ہیں جن پر آنحضرت ﷺ نے عمل کر کے دکھایا ہے اگر ان باتوں کو چٹے رہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ناممکن چیز ممکن ہوتی چلی جا رہی ہے اور ضرور ہوگی یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی تھی گزشتہ سال تین لاکھ کی مثلاً بنائے وہ چھ لاکھ پر بہت گھبرا رہے تھے ان سے میں نے کہا کہ تم نے کون سے بنانے ہیں، اللہ نے بنانے ہیں، تم اللہ کے بتائے ہوئے کاموں پر اس کی ترکیبوں پر عمل کرنا شروع کر دو پھر توکل کرو کام کے بغیر توکل نہیں ہوگا۔ اونٹ کا گھٹنا باندھا جائے پھر توکل شروع ہوتا ہے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جائے اس کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو یہ توکل نہیں ہے۔

تو میں نے ان کو سمجھایا کہ تم توکل ان معنوں میں کرو کہ جو جو آپ کو ہدایتیں دی جا رہی ہیں ان پر عمل شروع کر دیں اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں اب وہ چھ والے جو تھے جنہوں نے تین سے چھ کرنا تھا اب وہ ہمیں لکھ رہے ہیں کہ انشاء اللہ ہم نے دس بنانے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ ہم کس تیزی سے اپنے اس نئے ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں، چھ کی بجائے دس لاکھ نئے احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو پیش کئے جائیں

گے۔ تو صبر کے نتیجہ میں حوصلے بھی بڑھتے ہیں، صبر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مزید حسن عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ اگلے سال میں نے دس کو سامنے رکھنا ہے چھ کو نہیں رکھنا اور دس کو بیس کرنے کا کہوں گا تو اچھا ہے ان باتوں سے آنکھیں بند رہیں مگر اگر وہ توکل علی اللہ کریں گے، اگر وہ دعاؤں سے کام لیں گے تو دس بیس بھی ہو جائیں گے۔

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سے ملکوں میں جماعت اس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ جہاں پہنچ کر پھر الٹ جایا کرتی ہے دوسری طرف۔ رفتار ایک حد تک تو ان معنوں میں بے حساب بھی ہوتی ہے اور حساب بھی رکھتی ہے، بے حساب یہ کہ ہماری توقع سے بہت زیادہ مل رہا ہے، حساب یہ کہ دگنا ہو رہا ہے اور پھر دگنا اور پھر دگنا مگر آخر پہ جا کر عموماً دیکھا گیا ہے کہ پھر ساری جماعت باقی سارے ملک پر اثر انداز ہو گی اور اور وہ تھوڑی تھوڑی تعداد میں آنے کی بجائے ایک دم سارے کا سارا ملک ٹوٹ جاتا ہے اس کو پنجابی میں کہتے ہیں ڈھایا پڑ گیا۔ ایک دریا جب سیلاب میں طغیانی دکھاتا ہے تو ایک موقع پر آکر پہلے کناروں کو erode کرتا چلا جاتا ہے اس کے بعد پھر جب ڈھایا پڑتا ہے تو سارے کے سارے کنارے ٹوٹ ٹوٹ کے نیچے جا گرتے ہیں اور پھر وہ دریا کی حدود میں نہیں رہتا پانی بلکہ باہر نکل کر سارے ملک میں پھیل جاتا ہے۔

اس پہلو سے مجھے بعض ملکوں میں ڈھایا پڑنے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اگلے دو سال میں ہمیں ضرور خدا تعالیٰ ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن ساری جماعت کے لئے ان سب کے لئے دعا کرنا ضروری ہے کیونکہ جتنے زیادہ تیزی کے ساتھ احمدی پھیلیں گے اتنے ہی زیادہ اس کے خطرات بھی ہیں اور ان کو سنبھالنے کا کام ہے جو بہت مشکل ہے اس ضمن میں میں نے گزشتہ خطبے میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو اور ان کی وساطت سے آپ سب کو نصیحت کی تھی کہ ساتھ ساتھ بعض بنیادی عملی کمزوریاں ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کریں ان میں سب سے پہلے قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی تھی۔

جن گھروں میں باقاعدہ روزانہ تلاوت ترجمے کے ساتھ نہیں ہوتی اور ترجمے کے ساتھ قرآن نہیں پڑھا جاتا آپ بودی نسلیں آگے بھیجنے والے بنیں گے، نام کے احمدی رہیں گے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کب تک رہیں اور کام کے کبھی بن بھی سکیں گے کہ نہیں کیونکہ جن کو بچپن سے قرآن سکھایا جائے اور قرآن کا گھروں پر غلبہ ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کا قرآن باقی بستی پہ بھی غالب آیا کرتا ہے! اپنے گھروں پہ غالب کر لیں اپنے بچوں پر غالب کر لیں، ہر بچے پر یہ فرض کر دیں کہ وہ قرآن کریم کو سوچے سمجھے اور روزانہ کچھ نہ کچھ اتنا ضرور قرآن کا عرفان حاصل کرے کہ اس کے نتیجے میں اس کی اپنی تربیت شروع ہو جائے۔ یہ مضمون انشاء اللہ تعالیٰ اگلے یا اس کے بعد کے کسی خطبے میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے آپ کے سامنے رکھوں گا۔

سر دست یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ ”ارض الله واسعة“ خدا کی زمین وسیع ہے، ہمارے لئے پھیل رہی ہے اور اس کے علاوہ اور دور کی زمینیں دکھائی دینے لگی ہیں وہ زمینیں ہمیں دکھائی دینے لگی ہیں جو پہلے نظر سے بالکل اوجھل تھیں۔ ان میں کام باقی ہے اور بہت بڑے کام پڑے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ عرب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے، عرب سے میری مراد ہے وہ سارے ممالک جن میں عربی بولی جاتی ہے، بہت کام پڑے ہوئے ہیں۔ اس دفعہ کینیڈا میں مجھ سے بعض عربوں نے بڑے زور سے یہ سوال کیا کہ تم کہاں رہے ہو اتنی دیر، بتایا کیوں نہیں کہ اتنی اچھی تعلیم ہے، ہم کیوں بھٹکے رہے ہمیں کیوں محروم رکھا گیا؟ ان کو میں نے بتایا کہ ہم نے محروم نہیں رکھا تمہارے اپنے بڑوں نے تمہیں محروم رکھا ہے یا مولویوں نے محروم رکھا ہے یا حکومت نے محروم رکھا ہے اور ہماری کوشش تو تھی اور صبر کے ساتھ ہم مسلسل عربوں کو چاہتے رہے، عربوں سے محبت کرتے رہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور اپنے محسن کا یہ احسان ہم کبھی بھی نہیں بھولے کہ عربوں میں سے وہ شخص پیدا ہوا ہے اور اس قوم نے ساری دنیا پر اسلام کے احسانات کئے ہیں اس قوم کا ہم پر ایک حق ہے اور اب ضروری ہے کہ ہم اس حق کو کسی نہ کسی رنگ میں اتارنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ ان کو پیار سے سب کو سمجھایا اور بتایا کہ تمہارے اپنے مذہبی راہنما، تمہاری حکومتیں اس راہ میں حائل رہی ہیں لیکن یہ بھی جماعت کا صبر تھا کہ کوششیں نہیں چھوڑیں اور اب جو آسمان سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی آواز اتر رہی ہے اور تصویروں کے ساتھ اتر رہی ہے یہ بھی دراصل صبر ہی کا پھل ہے اور زمین کی وسعتوں کا ایک یہ بھی نشان ہے۔ ”ارض الله واسعة“ کا یہ آخری معنی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جو وسائل عطا کئے ہیں ان میں وہ ساری زمینیں بھی جو ہم جہاں تک پہنچ نہیں سکتے تھے مثلاً عربوں کی زمینیں، اب آسمان سے خدا تعالیٰ کی آواز ان تک اتر رہی ہے اور وہ زمینیں جماعت احمدیہ کے قبضے میں آ رہی ہیں اگر آپ اسی طرح ہر پہلو سے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اپنے سامنے رکھتے ہوئے کوششیں کریں گے زمین پر پھیلیں گے آسمان سے بھی اتریں گے تو امید ہے انشاء اللہ وہ کام جو آپ کو مشکل دکھائی دے رہا ہے آئندہ چند سالوں میں اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے پہلے ممکن ہو جائے گا۔

میں اسی پہلو پر غور کر رہا تھا تو خدا تعالیٰ کے احسانات کے نیچے میرا سارا وجود ٹوٹ گیا۔ پھر مجھے ایک دم خیال آیا کہ اے اللہ کئی لوگوں کو تو خوابیں دکھاتا ہے اور وہ ان کی تعبیروں کے انتظار میں اپنی عمریں گنوا بیٹھتے ہیں تو مجھے ہر سال نئی خوابیں دکھاتا ہے اور ہر سال ان نئی خوابوں کی تعبیریں پوری کر دیتا ہے اس احسان کا بدلہ تو ہو ہی نہیں سکتا مگر اس احسان کے نتیجے میں جو شکر کا حق آتا ہے وہ بھی انسان ادا نہیں کر سکتا۔ شکر کے میدان میں بھی آگے بڑھیں آسمان سے لازماً خدا کی طرف سے ایسے فرشتے اتریں گے جو آپ کی مدد کریں گے اور آپ کی زمینیں بڑھاتے چلے جائیں گے کیونکہ وہ خدا کی زمینیں بننے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

# نکاح و شادی کے موقعہ پر شریعت کے احکام کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”مسئلہ ازدواج ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کے متعلق صحیح انتخاب کرنا بہت مشکل امر ہے۔ انسان کا علم بہت ہی محدود ہے بلکہ ناقص ہے۔ بسا اوقات ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ برسوں رہتا ہے اور پھر بھی اس کا تجربہ اس کے اخلاق و اطوار کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتا۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے ایک راہ بتلائی ہے اور وہ دعا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہر ایک نفس کے متعلق کامل علم رکھتی ہے اور کوئی شے بھی آسمان و زمین میں اس کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ذات پاک بہتر سمجھتی ہے کہ کون کون سے زوجین آپس میں مناسب اور بہتر ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ غلط انتخاب کے بعد بھی اپنی رحمت سے ایسے حالات پیدا کر دے جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے ممد و مددگار ہوں۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم شادی سے پہلے استخارہ کر لیا کریں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں کہ وہ اپنے علم و رحمت و قدرت سے ایسی راہ کی طرف رہبری کرے جو سعادت دارین کا موجب ہو اور اپنے ہر پہلو سے برکات رکھتی ہو۔

خطبہ نکاح میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا بھی ماحصل یہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے اللہ تعالیٰ ایک آیت میں فرماتا ہے ”ولتنظر نفس ما قدمت لغد“ یعنی نفس کو دیکھ لینا چاہئے کہ کل کے لئے اس نے کیا سامان کیا ہے۔ ہماری جماعت کو صرف آج ہی ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مسیح علیہ السلام کی دی ہوئی مقدس امانت کو اٹھائیں اور دوسروں تک پہنچائیں بلکہ آج سے زیادہ ضرورت کل کے لئے ہے۔ کل کے لئے ایسی روحیں ہونی چاہئیں جو اس امانت کو اپنے اندر محفوظ رکھ کر ایک پاکیزہ زندگی کے ثمرات پیدا کریں۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان ضرورت ہے کہ اس کو پورا کرنے کے لئے سارے آج کو کل کے لئے قربان کر دینا چاہئے۔ چاہئے کہ ہر ایک احمدی ماں باپ کو اس کی فکر ایسی دامن گیر ہو جو سب فکروں اور دھندوں کو بھلا دے“۔

(خطبات محمود)

## اعلان نکاح

مکرم عزیزم شیخ تلمیذ الرحمٰن ابن مکرم فضل الرحمٰن مرحوم آف جواہر نگر سرینگر (کشمیر) کا نکاح مورخہ ۹۷-۷-۲۵ بروز جمعہ مسجد احمدیہ سری نگر میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے پچاس ہزار ڈینش کروز حق مہر پر مکرمہ عزیزہ کوکب دوری بنت طارق احمد صاحب ڈنمارک کوپن ہیگن کے ساتھ پڑھایا۔ اس خوشی میں لڑکی کی والدہ اور لڑکے کے بھائی سیف الرحمٰن نے ۵۰۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمد یوسف انور قادیان)


**لولاك لما خلقت الافلاك**

ترجمہ۔ (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب

محتاج دعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش



STAR

☎ 543105

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &

RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

# بھارت سرکار اور کفر کا فتویٰ

..........سلطان احمد ظفر مبلغ حیدر آباد

ہند سماچار کی ۹۷-۶-۱۴ کی اشاعت سے دو خاص خبریں پڑھ کر بڑی حیرت ہوئی ہنسی بھی آئی اور افسوس بھی ہوا خبر صفحہ آٹھ پر شائع ہوئی کہ "جمیعت علماء ہند دیش بھر میں احمدیوں کے خلاف جہاد چھیڑنے لگی "فتویٰ جاری کر کے احمدیوں کو غیر مسلم اعلان کئے جانے کا امکان" اس دوہرے عنوان کے ساتھ چھپی خبر سے پتہ چلا کہ جمیعت کے صدر مولانا اسعد مدنی اوز دار العلوم دیوبند کے ڈائریکٹر مولانا مرغوب الرحمٰن احمدیہ فرقہ کو انگریزوں کا ایجنٹ ظاہر کر کے اور یہ کہتے ہوئے کہ احمدی حضرت محمدؐ کو آخری نبی نہیں مانتے اس لئے مسلمان نہیں ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۹۷-۶-۱۴ کو جامع مسجد دہلی کے قریب اردو پارک میں ہونے والے ایک سمیلن میں مسلمانوں کے ان سرکردہ علماء نے بھارت سرکار سے بھی پرزور اپیل کرنے کی ٹھانی ہے کہ وہ بھی احمدیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دے۔

اسی طرح اخبار کے اسی شمارے کے صفحہ ۳ پر بھارتیہ جنتا پارٹی کے پردھان شری ایڈوانی جی کا ایک بیان شائع ہوا ہے جو انہوں نے ۱۳ر جون کو بھوپال میں دیا ہے۔ شری ایڈوانی نے سرکار سے مانگ کی ہے کہ دیش کی آزادی کو ۵۰ سال ہو رہے ہیں پر آج تک اس دیش میں ہندو مسلم ایکتا قائم نہیں ہوئی ہے جس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی راہنما، ہندوؤں کو کافر کہتے ہیں انہوں نے مسلم دینی راہنماؤں اور دانشوروں سے اپیل کی ہے کہ وہ واضح اور قطعی طور پر اعلان کریں کہ انہوں نے ہندوؤں کو کافر سمجھنا بند کر دیا ہے۔

ہر دو خبروں کو ایک ساتھ پڑھنے سے ظاہر ہے کہ ایک طرف مسلمان علماء خود اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو کافر قرار دینے پر بضد ہیں تو دوسری طرف مسلم علماء کی طرف سے ایڈوانی جی ہندوؤں کو بھی کافر سمجھے جانے پر ناراض ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تنگ نظر اور قدامت پسند علماء سے شری ایڈوانی جی کی اس قسم کی باہمی اتفاق و اتحاد کی فراخدلانہ امید کرنا ہی سراسر نادانی ہے اور پانی خیال کر کے سراب کے پیچھے دوڑنے کے مترادف ہے۔ تاہم سب سے بڑی حیرت اس بات کی ہے کہ مسلم علماء نہ جانے کس برتے پر ایک سیکولر اور جمہوری حکومت سے یہ امید لگا رہے ہیں کہ وہ ایک ایسے ملک میں جہاں بیشمار قوموں اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں ایک ایسی جماعت کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے اور اسلام اور قرآن پر نہ صرف ایمان (وشواس) رکھتی ہے بلکہ اس پر بڑی سختی سے عمل کرتی ہے ایسی جماعت کو غیر مسلم قرار دے دے۔

جماعت احمدیہ کے بارے میں انصاف پسند محققانہ جائزہ سے یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ احمدیوں کا کوئی قول و عمل اسلام کے برخلاف نہیں ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے مایۂ ناز علامہ نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ نگار انہی تنگ نظر علماء کو مخاطب کر کے رقمطراز ہیں۔ "کس قدر تعجب کی بات ہے کہ وہ افراد جو نماز با جماعت کے پابند ہوں جو ایام صیام کا پورا احترام کرتے ہوں۔ جو صدقہ و زکوٰۃ کی رقم بغیر پس و پیش کے نکالتے ہوں جو لہو و لعب کی زندگی سے متنفر ہوں جو حد درجہ سادہ معاشرت بسر کرتے ہوں جو کسی وقت بیکار زندگی نہ بسر کرتے ہوں جو ہر وقت انسان کی خدمت کیلئے آمادہ رہتے ہوں جو صادق القول ہوں۔ امین ہوں۔ عہد و پیمان کے پابند ہوں انکو آپ برا کہتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمدؑ کو مہدی معہود سمجھتے ہیں۔ (رسالہ نگار ۶۹)

رہا سوال یہ کہ احمدی حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے۔ یہ بھی سراسر ان پر زیادتی ہے کیونکہ مسلمانوں کے تمام فرقے حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور سبھی کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ قیامت سے پہلے ضرور آئیں گے ظاہر ہے کہ اگر وہ جب بھی آئیں گے تو وہی آخری نبی کہلائیں گے کیونکہ آنے والے مسیح علیہ السلام کے بارے میں احادیث میں صاف لکھا ہے کہ وہ نبی اللہ ہوں گے (صحیح مسلم شریف) اور دو ہزار سال قبل پیدا ہونے والے عیسیٰؑ مسیح کے بارے میں قرآن مجید کی سورہ مریم آیت ۳۱-۳۰ میں لکھا ہے کہ وہ تادم حیات جہاں کہیں بھی رہیں اور جس حال حال میں بھی ہوں انہیں خدا تعالیٰ نے نبی بنایا ہے۔ الغرض نبوت کے حامل حضرت عیسیٰ جب بھی آئیں گے تو وہی آخری نبی کہلائیں گے۔ جبکہ احمدی نبی اسرائیلی عیسیٰؑ کی حیات اور دوبارہ آمد کا رد کرتے ہیں اور آنے والے کو امتی قرار دیتے ہیں اور حضرت محمدؐ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔

رہی بات کہ احمدی انگریزوں کے ایجنٹ ہیں یہ خیال بھی عقلاً سمجھ سے بالا ہے کیونکہ یہی احمدی فرقہ کے لوگ آج یورپ و امریکہ و افریقہ بلکہ ساری دنیا میں اسلام پھیلا رہے ہیں اور اب تک لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان بنا چکے ہیں اور انگریزی مذہب عیسائیت کیلئے سب سے بڑا خطرہ اور سب سے بڑا چیلنج احمدیہ جماعت ہے البتہ انگریزی مذہب کے پادریوں نے پچھلی ایک صدی میں اگرچہ بے شمار مسلمانوں کو بھی عیسائیت میں داخل کیا تو محض اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں وہی آئیں گے اور وہی مسلمانوں کی بگڑی سنواریں گے۔

اس مختصر جائزہ کے بعد میں پھر اصلی بات کی طرف آتا ہوں کہ اول تو یہ بات ایک سیکولر حکومت کے اختیار میں ہی نہیں ہے کہ وہ کسی کے مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی کرے جبکہ ہماری حکومت کے دستور میں ہر مذہب کو پوری آزادی دی گئی ہے۔ لیکن اگر تھوڑی دیر کیلئے تنگ نظر ملاؤں کی بات کو مان لیا جائے تو کیا مسلمانوں کے اندرونی مسائل کا یہی حل ہے۔

پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد کیا اس قسم کے مطالبات کا دروازہ بند ہو گیا ہے؟ جبکہ وہاں کے حالات سے آشکار ہے کہ وہاں اس فیصلہ کے بعد مزید حالات میں بگاڑ پیدا ہوا ہے اور آج شیعہ سنی دنگے اور آئے دن کی آپسی قتل و غارت گری ناقابل بیان حد تک پہنچ چکی ہے جس کے اثرات خود ہمارے دیش پر بھی پڑتے دکھائی دے رہے ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر قابل غور بات یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے اس بات کا کیا جواز ہے یعنی اگر ایک سیکولر حکومت کسی مذہبی جماعت کو کافر قرار دے دے تو شریعت اسلامی کی رو سے بھی کیا وہ جماعت کافر سمجھی اور منصور ہوگی بلکہ اس مسئلہ پر غور کرنے کیلئے ذرا گہری نظر سے یوں سوچنا ہوگا کہ آج جبکہ ہمارے دیش میں اکثریت ہندومت کے ماننے والوں کی ہے جنہیں تمام مسلمان علماء کافر سمجھتے ہیں گویا ایک ایسی حکومت جہاں کی اکثریت ہندوؤں (کافروں) کی ہے وہ اگر مسلمانوں کے ایک فرقے یعنی احمدیہ جماعت کو کافر قرار دے دے تو قرآن و احادیث کی روشنی میں اس قسم کا فتویٰ کہاں تک درست ہوگا۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین بیچ اس مسئلہ کے؟

حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا اسعد مدنی صدر جمیعت العلماء ہند جو مذہب کو خالص سیاسی نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں نے دین کے معاملہ میں ایک نئی بدعت اور کفر کے فتووں کیلئے ایک بالکل انوکھا اور نیا قسم کا ہتھ کنڈا ایجاد کیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے اندر مزید انتشار پیدا کیا جائے۔ اول تو کسی بھی کلمہ گو اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے کسی بھی فرد یا جماعت کو کافر کہنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے کیونکہ ہادی کامل حضرت محمدؐ (ﷺ) نے ایک مسلمان کی تعریف بیان کرتے ہوئے خود فرمایا ہے کہ "جو کوئی ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو یہ ایسا مسلمان ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ خود ذمہ دار ہیں پس تم اللہ کے ذمہ کے بارے میں دخل اندازی نہ کرو"۔ (بحوالہ بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ) تاہم اب تک علماء سو خود ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے جاری کر کے خدا اور اس کے رسول کے واضح ارشاد کی نافرمانی کرتے رہے ہیں مگر اب اسعد مدنی صاحب یہ کام ایک ایسی حکومت کو سونپنا چاہتے ہیں جس کی اکثریت خود ان علماء کے عقیدہ کے مطابق کافر ہے۔

## ترگڑی ضلع گوجرانوالہ پاکستان میں اطفال کا ایک روزہ اجتماع

دوران ماہ حلقہ ترگڑی کا ایک روزہ اجتماع ہوا جس میں مجلس راہوالی کے ۳۰ اطفال نے شرکت کی اور تلاوت نظم اور تقریر کے مقابلہ جات میں حصہ لیا اس کے علاوہ مثالی وقار عمل کروایا گیا جس میں ۶۲ اطفال نے ۵۰ گھنٹے کام کیا اس وقار عمل میں بیت الاحمدیہ ترگڑی کا بوسیدہ فرش اکھاڑ کر مٹی ڈالی گئی اطفال کا ایک ڈبل وکٹ ٹورنامنٹ کروایا گیا جس میں ۱۲ اطفال نے حصہ لیا اس ٹورنامنٹ میں ۱۳ میچز ہوئے ٹورنامنٹ کا باقاعدہ افتتاح تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نگران صاحب حلقہ نے مفید نصائح سے نوازا۔

## مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

### حضور پرنور کے ایمان افروز خطابات

### ۹۵۰۰ خدام واطفال کی شرکت

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا اٹھارواں سالانہ اجتماع ۲۳ر تا ۲۵ر مئی بمقام باد کروئسناخ منعقد ہوا۔ ۲۳ر مئی بروز جمعۃ المبارک حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے لوائے خدام الاحمدیہ فضاء میں بلند کیا اس کے بعد ملک جرمنی کا جھنڈا فضا میں بلند کیا اور فضا فلک بوس نعروں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ سہ روزہ اجتماع کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ حضور نے جماعت احمدیہ جرمنی کو نئی صدی کے آغاز تک ایک لاکھ نفوس کو اسلام کے جھنڈے تلے اکٹھے کرنے کا ٹارگٹ دیا۔ اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مہر آپا) کیطرف سے تین لاکھ مارک کا وعدہ جرمنی میں نئی صدی کے آغاز تک ۱۰۰ مساجد کی تعمیر کے مہم کے سلسلہ میں کیا۔ (جبکہ اس وعدہ کو حضور پرنور نے حالیہ جلسہ سالانہ جرمنی میں بڑھا کر ۵ لاکھ کر دیا ہے) اور اپنی طرف سے ۵۰ ہزار مارک کا وعدہ کیا۔

تیسرے روز کے اختتامی خطاب میں حضور نے سو مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں حکیمانہ تجاویز جماعت کے سامنے رکھیں اور اس پر تیزی سے کام کرنے کی ہدایات دیں۔

تینوں روز ہی خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے اول دوم اور سوم آنے والوں کو آخری روز کے اختتامی تقریب کے شروع میں ہی امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے انعامات تقسیم کئے۔

(از ہفت روزہ نور الدین' جرمنی)

## واقفین نو کیلئے کتب

واقفین نو کیلئے مندرجہ ذیل دو کتب تحریک جدید بھارت نے شائع کی ہیں جو قیمتاً دفتر شعبہ وقف نو سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ قیمت فی کتاب ۵ روپیہ ہے۔ ☆ نصاب وقف نو ☆ خطبات وقف نو

(انچارج شعبہ وقف نو تحریک جدید قادیان)

# احمدی اپنی تحریک کو پھیلا کر ہم سے ناانصافی کر رہے ہیں

## قاری سید محمد عثمان پوری سیکرٹری کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت سے

### نمائندہ راشٹریہ سہارا نئی دہلی کے انٹرویو کے چند اقتباسات

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوتؐ سے موسوم مادر عملی دار العلوم دیوبند کی ایک تنظیم ان دنوں قادیانی فرقہ کے نظریات سے مسلمانوں کو ہوشیار کرانے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کیلئے تحریک چلارہی ہے۔ تنظیم کے ذمہ داروں کا کہنا ہے کہ ان کی تحریک کو جماعت اسلامی "اہل حدیث" خانقاہ غریب نواز، ندوۃ علماء لکھنؤ مظاہر علوم سہارنپور اور جامعہ قاسمیہ شاہی مسجد مراد آباد سمیت مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی حمایت حاصل ہے۔ یہ تحریک چلانے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور ہندوستان میں جہاں مسلمانوں کو اقلیت میں ہونے کی قیمت قدم قدم پر چکانی پڑتی ہے وہاں ایک فرقہ کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دیکر مسلمانوں کی افرادی قوت کم کرنے کی آخر کیا مجبوری ہے؟ دیگر مسالک اور مکاتب فکر کے مسلمانوں کی طرح قادیانیوں کو بھی اپنے نظریات پر عمل کرتے ہوئے مسلمان کہلانے کی اجازت آخر کیوں نہیں دی جاسکتی؟ ان ہی سوالات کا احاطہ کرتے ہوئے نمائندہ راشٹریہ سہارا نے مذکورہ تنظیم کے سکریٹری مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری سے مفصل گفتگو کی۔ پیش ہیں اس گفتگو کے اہم اقتباسات۔

سوال:...... آپ ان دنوں تحفظ ختم نبوت کی جو تحریک چلارہے ہیں اس کے مقاصد کیا ہیں؟

جواب:...... دراصل مسلمان جن چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں ان میں بنیادی چیز ہے ختم نبوت کا عقیدہ۔ اس ختم نبوت کے عقیدہ کا کیا مطلب ہے اس کی وضاحت اور تشریح کرکے ان کو خوب اچھی طرح سمجھادینا ہی ہمارا مقصد ہے تاکہ کوئی اور اس کے غلط معنی کو سامنے رکھ کر انہیں ورغلا نہ سکے۔ کیونکہ اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی جو ۱۹۰۱ میں نبوت کے دعویدار ہوئے تھے کی جماعت "مسلم جماعت احمدیہ" کے نام سے ہندوستان کے اندر جگہ جگہ فتنے پیدا کررہی ہے اور مسلمانوں کو یہ باور کرارہی ہے کہ ہم بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہیں اور ختم نبوت کے جو معنی آج تک امت نے سمجھے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور کوئی آپؐ کے راستے پر کتنا ہی چل لے مگر وہ نبی نہیں بن سکتا) وہ غلط ہے۔ قادیانی (احمدی) کہتے ہیں کہ نبی بن سکتا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی طریقہ پر نبی بنائے گئے ہیں۔ حضور نبی بنانے والی مہر ہیں۔ اس طرح دین سے ناواقف مسلمانوں کے پاس جاکر یہ باور کراتا کہ آج وہی اسلام معتبر ہوگا جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی نبی مانا جائے گا اور جو ایسا نہیں مانتے وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس طرح یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے اور ہمارے مسلمان بھائی یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں حالانکہ وہ اس عقیدہ کی وجہ سے (جو قادیانی پھیلارہے ہیں) ایمان سے نکل جاتے ہیں اسلام کے ہو جاتے ہیں۔ اس غلط فہمی کو دور کرنا اصل مقصود ہے۔ قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر دلی میں بترہ ہسپتال کے برابر میں قائم ہے اس کی جو ریشہ دوانیاں یہاں کبھی کالونیوں میں اور کبھی ادھر ادھر ہوتی ہیں ان کی اطلاعات ہمیں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت (دار العلوم دیوبند) کے دفتر میں ملتی رہتی ہیں۔ وہاں سے ہم ان ریشہ دوانیوں کے تدارک کیلئے جو بھی ممکن ہوتا تھا کرتے تھے گذشتہ وقتوں تک قادیانیوں کی یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ کسی میدان یا ہال وغیرہ میں کھلے طور پر عوام کے لئے کوئی اجلاس وغیرہ کرتے لیکن ۳ر اکتوبر ۱۹۹۶ کو دلی کے ماؤلنکر ہال میں انہوں نے پہلی بار کھلا اجلاس کیا اور اس کو دلی و یوپی کی سالانہ کانفرنس قرار دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سال وہ اس طرح کا پروگرام کریں گے اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے لہذا ان کے اس اجلاس کے وقت سے ہی دلی کے باغیرت مسلمانوں اور ذمہ دار علماء کرام کی محافل میں یہ مسئلہ زیر غور رہا اور سوچنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان (قادیانیوں) کی ریشہ دوانیوں کا تدارک محض خاموشی کے ساتھ تحریری یا کتابی شکل میں کرتے رہنے سے کام نہیں چلے گا۔ کیونکہ یہ لوگ اب جگہ جگہ عام جلسے کرنے اور سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ ٹی وی کے راستے اپنے نظریات سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لہذا دلی کی مسلم آبادی والی کالونیوں اور محلوں میں چھوٹے بڑے جلسے کرکے اور بڑے پیمانے پر ایک کانفرنس کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ مسلمانوں کو ان کے پروپیگنڈہ سے واقف کرایا جاسکے۔

اس ضمن میں اب تک ڈیڑھ سو سے زائد چھوٹے بڑے جلسے کئے جاچکے ہیں اور ۱۴ر جون کو جامع مسجد دلی کے اردو پارک میں بڑے پیمانے پر تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی جارہی ہے جس میں دار العلوم دیوبند مظاہر علوم سہارنپور، مدرسہ قاسمیہ شاہی مسجد مراد آباد، جماعت اہل حدیث، جماعت اسلامی، درگاہ حضرت خواجہ غریب نواز، ندوۃ العلماء لکھنؤ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے علماء جن میں مسلمانوں کو قادیانی فتنہ سے ہوشیار کریں گے اور انہیں یہ باور کرائیں گے کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہ سمجھیں۔

سوال:...... توحید نماز، روزہ، حج زکوٰۃ جو اسلام کے پانچ بنیادی رکن ہیں۔ کیا ختم نبوت بھی ان ہی جیسا بنیادی رکن ہے؟

جواب...... ان میں پہلا رکن لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے۔ وہی دراصل اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے بقیہ چار ارکان تو اعمال ہیں اور اس بنیادی عقیدہ میں ہی ختم نبوت کا عقیدہ شامل ہے کیونکہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں" جب اس پر عقیدہ ہے تو پھر قرآن میں اللہ نے آپ کو خاتم النبیین کا جو لقب دیا ہے اس پر از خود عقیدہ ہونا لازمی ہے آپ کی صرف رسالت پر ایمان کسی کو مسلمان نہیں بنائے گا بلکہ اس کے ساتھ حضورؐ کو آخری رسول ماننے کے بعد ہی کوئی شخص مسلمان بن سکتا ہے۔

سوال:...... مسلمانوں کے دیگر مسالک و نظریات کے لوگ اپنے اپنے نظریات پر قائم رہ کر خود کو مسلمان کہتے ہیں اور سب ان کو مسلمان مانتے ہیں کیا قادیانیوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے؟

جواب:...... اسلام ایک مذہب کا نام ہے اس میں کچھ چیزوں کا ماننا ضروری ہے جنہیں عقیدہ کہتے ہیں اور کچھ اعمال ہیں جن کی فرضیت کو ماننا بھی ضروری ہے۔ جو عقیدے ہیں ان سب کو جس طرح نبی ﷺ نے بتایا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء عظام سے منقول ہوتا آیا ہے اسی طرح ماننے والا مسلمان ہوتا ہے مسلمان جن چیزوں پر عقیدہ رکھتا ہے ان میں خاتم النبیین کو ان معنوں میں مانتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص اس منصب پر فائز نہیں ہوگا۔ قادیانیوں کو اسی بنیادی عقیدہ میں مسلمانوں سے اختلاف ہے۔ حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ "مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ مجھ پر ایمان لے آئیں اور جو شریعت اور جو بات میں اللہ کی طرف سے ان کے پاس لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں۔ یہ ایمان کی تعریف ہے یعنی آپ کی ہر ایک بات کو ماننا ایمان ہے ایک بات کو بھی اگر چھوڑ دیا تو ایمان باقی نہیں رہا۔ جیسے کوئی آدمی یہ کہے کہ میں پورے قرآن شریف کو مانتا ہوں لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو قرآن کی آیت نہیں مانتا تو اس کیلئے سارے قرآن کریم کو ماننا بے کار ہو گیا کیونکہ اس کا ایمان ختم ہو گیا۔ خواہ وہ کتنا ہی نمازیں پڑھتا ہو کتنا ہی قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہو اور کتنا ہی نیک اعمال کرتا ہو پھر بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا منکر ہونے کی وجہ سے اس کا ایمان ختم ہو گیا اور وہ مسلمان نہیں رہا۔ اسی طرح جہاں خاتم النبیین کے الفاظ کو ماننا ضروری ہے وہاں اس کے معنے کو بھی ماننا ضروری ہے۔ قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں لیکن خاتم النبیین کے صرف لفظ کو مانتے ہیں معنی کو نہیں مانتے۔ اس کے معنی حضور ﷺ نے بتائے ہیں "میں خاتم النبیین ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے" جب آپ نے خود واضح کردیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کسی قسم کا نبی نہیں تو پھر کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ مرزا غلام احمد کا کہنا ہے کہ "میں مجازی نبی ہوں" میں بروزی نبی ہوں میں ظلی نبی ہوں" یہ سوائے دھوکہ دہی کے اور کچھ نہیں ہے۔ کسی بڑے سے بڑے ولی نے بھی کبھی یہ نہیں کہا کہ میں نبی ہوں اور مرزا غلام احمد کہ مجھے حضورؐ کی متابعت کاملہ کی توفیق ہوئی ہے اور حضور کے راستے پر میں بہت چلا ہوں لہذا میں مجازی نبی بن گیا ہوں۔ سوال کیا جاسکتا ہے کہ گذشتہ تیرہ سو برسوں کے اندر بڑے سے بڑے ولی گزرے ہیں تو کیا ان میں سے کسی میں یہ صلاحیت نہیں ہوئی کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرتا اور اس پر حضور کی مہر لگتی مگر اس سوال کو یہ لوگ ٹال جاتے ہیں اور جب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نظریات میں نبوت کی دعویداری کا راستہ کھول دیا تو ان کے فرقہ کے لوگوں نے بھی نبوت کے دعوے شروع کردیئے تو ان ہی کے فرقہ کے ایک چراغ الدین جمونی نے مرزا غلام احمد کے ہی زمانے میں نبوت کا دعویٰ کردیا تھا۔ اس پر مرزا قادیانی بہت ناراض ہوئے کہ میرا مرید ہو کر میرے ہی زمانے میں نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ تو گویا نہ پہلے تیرہ سو برسوں میں کوئی نبی ہو سکتا تھا اور نہ بعد میں کوئی ہو سکتا ہے بس ایک مرزا قادیانی ہی رہ گئے تھے مجازی نبی ہونے کیلئے۔ لہذا اس کافرانہ نظریہ کے ماننے والوں کو کیونکہ مسلمان کہا جاسکتا ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ قادیانی اپنے نظریات پر عمل کرتے رہیں لیکن خود کو اپنے نظریات کے مطابق صرف احمدی یا قادیانی ہی کہیں، مسلمان کیوں کہتے ہیں جب کہ وہ اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کو ہی نہیں مانتے اور جہاں تک مسلمانوں کے دیگر مسالک کا معاملہ ہے تو ان کے یہاں آپس میں کچھ چیزوں پر اندرونی اختلافات ہیں لیکن بنیادی عقیدہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے اسی لئے دیگر تمام مسالک کے لوگ اپنے اپنے نظریات پر عمل کرتے ہوئے بھی مسلمان ہیں اور قادیانی اس بنیادی عقیدہ سے انحراف کے سبب دائرۂ اسلام سے باہر ہیں۔

سوال:...... آج جبکہ مسلمانوں کے ساتھ ہر میدان میں ناانصافی ہو رہی ہے تو ایسے وقت میں اس طرح کی تحریک چلانا کیا مناسب ہے؟

جواب:...... اگر یہ تحریک مسلمانوں کے کسی فرقہ کے خلاف ہوتی تب تو یہ بات کہی جاسکتی تھی کہ اس سے مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوگا لیکن جب قادیانیوں کے بارے میں گذشتہ ۱۰۰ سال سے (جب سے مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا) یہی فیصلہ ہے کہ یہ مسلمان ہیں ہی نہیں محض فریب سے خود کو مسلمان کہلا رہے ہیں تو پھر یہ سوچنا غلط ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں ہماری تحریک سے ان میں اضافہ ہوگا۔ ناانصافی تو یہ لوگ کر رہے ہیں جو ان کے پروگراموں کو ترویج دے رہے ہیں۔ ناانصافیاں جو ہمارے ساتھ ہو رہی ہیں ان میں سے ایک ناانصافی یہ بھی ہے کہ ایک غلط مذہب کو اسلام کے نام سے پھیلایا جارہا ہے اور ان کو سرکاری و غیر سرکاری ذرائع ابلاغ سے پھیلنے کا موقع اسلام کے نام پر دیا جارہا ہے۔

سوال:...... ہندوستان کا آئین یہاں آباد تمام لوگوں کو اپنے مذہب و مسلک پر عمل کرنے اور اس کی ترقی و ترویج کرنے کی تو اجازت دیتا ہے لیکن کسی کے مذہب کو غلط یا برا کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس پس منظر میں قادیانیوں کے خلاف آپ کی یہ تحریک کیا ہندوستانی آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

جواب:...... تحریک تو قادیانیوں نے اسلام کے خلاف پہلے سے شروع کر رکھی ہے وہ مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کو غلط قرار دیتے ہیں اور سر عام کہتے ہیں خاتم النبیین لفظ کا مطلب مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کے لوگوں نے غلط سمجھا ہے اور بعد میں ان کے مخالفین بھی غلط سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کا یہ اعجاز ہے کہ آپ کی امت میں بھی نبی ہوسکتے ہیں۔ اس طرح اگر کسی کے مذہب کو غلط کہنا ہندوستانی آئین کی رو سے غلط ہے تو آئین کی خلاف ورزی پہلے قادیانی لوگ کر رہے ہیں جو ہمارے عقیدہ کو غلط کہتے ہوئے خود کو مسلمان کہہ رہے ہیں وہ خود کو مسلمان نہ کہیں، اپنے مذہب کو اسلام نہ کہیں بلکہ کوئی الگ نام دیں تو پھر وہ جو چاہے پروپیگنڈہ کریں مرزا غلام احمد کو نبی مانیں، خدا مانیں خدا کا بیٹا مانیں یا کچھ اور مانیں ہم ان سے ہندوستان میں آباد دیگر غیر مسلم حضرات کے جیسا ہی برادرانہ سلوک رکھیں گے۔ ان کے خلاف کوئی تحریک نہیں چلائیں گے۔

سوال:...... قرآن میں کہا گیا ہے کہ جو شخص خود کو مسلمان کہے اسے کافر کہنے کا حق کسی کو نہیں ہے تو پھر

(باقی صفحہ ۱۰ کالم نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں)

# مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے

## کیرلہ میں سالانہ اجتماعات

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ کیرلہ کا صوبائی اجتماع مورخہ یکم تا ۴ر مئی ۹۷ کو مریاکنی میں اور مورخہ ۱۷۔۱۸ مئی کو کیننانور میں نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوا۔

یکم مئی ۹۷ صبح دس بجے نہایت خوبصورت قدرتی مناظر سے مزین مریاکنی گاؤں میں مکرم ایس محمد سلیم صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔ کیرلہ کی مختلف مجالس سے ۲۵۰ کے قریب اطفال نے شرکت کی۔ عزیزم سی ایس الیاس صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مجلس اطفال الاحمدیہ الانلور کے سیکرٹری عزیزم طارق احمد نے عہد دہرایا اس کے بعد اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے محترم اے پی کنجامو صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ نے بچوں کو توجہ دلائی کہ انہیں اپنے بلند و بالا مقصد کے حصول کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج نے بعض تاریخی واقعات کی روشنی میں نظام کی پابندی اور اطاعت کے متعلق ناصحانہ تقریر کی اس کے بعد مکرم ایم کے عبدالعزیز صاحب صدر جماعت منار گھاٹ، مکرم سی محمد صاحب صدر جماعت الانلور اور مکرم کنجید وا ماسٹر آف مریاکنی نے بچوں سے مختصر طور پر مخاطب ہو کر بعض نصائح کیں۔

اس کے بعد بچوں کا باہمی تعارف ہوا اس کے بعد مسلسل چار دن پیار و محبت سے پر روحانی ماحول میں ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح دن رات گزارے۔

اس کے بعد تلاوت، نظم تقریر وغیرہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ شام کو مکرم عبدالشکور صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کے ایام طفولیت کے ایمان افروز واقعات سنائے نیز مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے بارے میں ایک تعارفی تقریر کی مکرم ایم کے عبدالکریم صاحب (پروفیسر مقامی کالج) نے سائنسی علوم کے عنوان سے ایک پراز معلومات تقریر کی۔ تینوں دن مکرم مولوی علی کنجو صاحب، مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب مکرم مولوی ٹی کے محمود صاحب نے قرآن کا درس دیا۔

کیرلہ کے مشہور بچوں کے شاعر شری مان کنجونی ماسٹر صاحب کے ساتھ بچوں نے کئی گھنٹے گزارے جو بچوں کے لئے نہ مٹنے والی یاد تھی اس مجلس میں شعر و شاعری۔ سوال و جوابات وغیرہ دلچسپ تھیں۔ شام کو قریب ہی بہنے والی نہر میں بچوں کے نہانے کا منظر بھی بہت دلچسپ ITEMS تھا تیسرے دن بچوں کا نہایت خوبصورت مناظر دیکھنے کا پروگرام تھا۔

اس اثنا میں تلاوت قرآن۔ اردو۔ مالایالم اور عربی زبانوں میں نظم خوانی تقریر۔ کویز تصویر کشی۔ مضمون نویسی وغیرہ مقابلہ جات بھی ہوتے رہے۔

مورخہ ۴ر کو مکرم پی ایم بشیر احمد صاحب نائب قائد صوبائی خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت اختتامی اجلاس ہوا۔ مکرم ایچ سلیمان صاحب ناظم اطفال نے اس اجتماع کے بارے میں ایک جائزہ پیش کیا۔ مکرم صدر جماعت موریاکنی نے انعامات تقسیم کئے۔

اجتماعی دعا کے بعد نعرۂ تکبیر کے ساتھ یہ چار روزہ اجتماع اپنے اندر نہایت شیریں یادیں سمیٹے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ اجتماع ہر جہت سے بہت کامیاب تھا۔ فالحمد للہ علی ذلک اس اجتماع کے بارے میں مقامی اخبارات اور آل انڈیا ریڈیو نے دو دن مسلسل خبریں نشر کیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا صوبائی اجتماع مورخہ ۱۷۔۱۸ مئی بروز ہفتہ و اتوار کیننانور میں نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے ۱۷ر کو مکرم ایس محمد سلیم صاحب کی زیر صدارت مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر جماعت کیرلہ کی افتتاحی تقریر کے ساتھ اجتماع کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم انس احمد صاحب صدر جماعت کو چین۔ ڈاکٹر فواد عبدالجلیل صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریریں کیں۔

اس اجتماع کے انتظامات اور عمومی نگرانی مکرم بی ایم کویا صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کیرلہ و صدر جماعت احمدیہ کیننانور اور مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت کر رہے تھے۔

اس اجلاس میں مجلس خدام الاحمدیہ کیننانور کا ایک رسالہ جو ہر سال یہ مجلس شائع کرتی ہے Jalakam کی رسم اجرائی بھی ہوئی۔

دوپہر نمازوں اور تناول طعام کے بعد مختلف مقابلہ جات ہوئے ان مقابلہ جات میں مضمون نویسی اور تقریری مقابلہ جات اور Quiss Program بہت دلچسپ تھے۔ اس کے بعد منعقدہ مجلس سوال و جوابات میں مکرم مولوی محمود احمد صاحب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مکرم ای طاہر احمد صاحب اور مکرم اے ایم سلیم صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ جو بہت پُر از معلومات اور دلچسپ تھے۔

مورخہ ۱۸ر مئی صبح دس بجے مقامی ٹاؤن ہال میں منعقدہ ایک Symposim کا افتتاح مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب نے کیا۔ مکرم محمد سلیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ نے Fundamentalisim in Relig-ion کے عنوان سے ایک مقالہ پیش کیا ایک جرنلسٹ اور کیمونسٹ لیڈر حمید چند منگلور پی کے پدمنا بھن BJP صوبائی سیکرٹری اور ای طاہر نے اس مقالہ کے بارے میں اپنی اپنی آراء پیش کیں۔ مکرم محمد سلیم صاحب نے ان آراء کا جواب دیتے ہوئے بعض امور کی تشریح کی۔ اس علمی مجلس کی صدارت مکر این عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے کی۔

### ...... جلسہ عام ......

مورخہ ۱۸ر مئی ۹۷ شام ۵ بجے مقامی ٹاؤن ہال میں مکرم محمد سلیم صاحب صوبائی قائد کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ عام کا افتتاح مکرم AP کنجامو صاحب صوبائی امیر کیرلہ نے کیا اس جلسہ عام کو Dr. Alaxander Ka-rakkal Pro vice Chanceller Kannur University کیرلہ کے شہرت یافتہ ادیب و شاعر Van-idas Eleyavoor مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب ایڈیٹر کیرلہ کاد مودی۔ مکرم پی شرف الدین صاحب مکرم مولوی محمود احمد صاحب اور مکرم ایم منصور احمد صاحب نے مخاطب کیا۔

اس جلسہ عام کے مقابلہ جات میں محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

اس موقعہ پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ترجمہ کا افتتاح ڈاکٹر الیگزنڈر کاراکال نے شری وانی داس کو دے کر کیا اسی طرح مکرم ای طاہر صاحب کی نماز کے فلسفہ کے عنوان سے تحریر کردہ کتاب کا بھی اسی موقعہ پر افتتاح کیا گیا۔

خدا کے فضل سے یہ اجتماع ہر جہت سے کامیاب تھا۔ کیرلہ کے تمام اخبارات نے تصاویر کے ساتھ اس دو روزہ کانفرنس کی رپورٹ شائع کی تھی۔ اس اجتماع میں کیرلہ کے طول و عرض کی جماعتوں سے ۸۰۰ خدام نے شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو نتیجہ خیز اور بابرکت بنادے آمین۔

(ایس محمد سلیم صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ کالیکٹ)

# تقریب تقسیم انعامات مدرسۃ المعلمین

امسال بفضلہ تعالیٰ مدرسۃ المعلمین میں ۱۲۳ طلباء تعلیم حاصل کرتے رہے ۱۲۰ نے امتحان میں شرکت کی جن میں سے ۱۰۴ کامیاب ہوگئے مورخہ ۹۷۔۶۔۱۴ کو تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے علاوہ تقریب میں محترم صدر صاحب مجلس وقف جدید محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون اور محترم وکیل اعلیٰ تحریک جدید نیز صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان و نائب ناظر صاحبان اور مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کا اسٹاف بھی مدعو تھا۔ تقریب کا آغاز محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے ہوا نظم خوانی کے بعد آخری کلاس کو الوداعیہ پیش کیا گیا جواب الوداعیہ کے بعد خاکسار نے مدرسۃ المعلمین کی رپورٹ سالانہ کارگزاری اختصار کے ساتھ پیش کی بعد ازاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات اور کلاسوں میں اول دوئم اور سوئم آنے والے خوش نصیب طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور حوصلہ افزائی فرمائی اس کے بعد صدر محترم نے طلباء کو دلنشیں انداز میں نصائح فرمائیں اور دعا کروائی مشروبات میں شرکت کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد لله علی ذالك

قارئین بدر سے مدرسہ کی ترقی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (عبد المومن راشد نگران مدرسۃ المعلمین)

بقیہ صفحہ 9

قادیانیوں کو کافر کہنا یا اسلام سے خارج قرار دینا کیونکر جائز ہے؟

جواب :...... قرآن کریم میں کہا گیا ہے کہ "مسلمانو! جب تم کہیں سفر کیا کرو تو ذرا اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو اور جو تمہارے سامنے آکر اطاعت کا مظاہرہ کرے (خواہ کلمہ پڑھ کر یا دوسرے کسی طریقہ سے) تو تم اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تو ایمان والا نہیں ہے بلکہ تم اس کو ایمان والا سمجھا کرو" کیونکہ جب کسی نے کلمہ پڑھ لیا تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ اس کے دل میں ایمان ہے کیونکہ ایمان تو ایک اندرونی چیز ہے جو دیکھی نہیں جا سکتی۔ اب اگر پورا ایک طبقہ ہے جو خود کو ایمان والا کہتا ہے تو ہم کیسے کہیں کہ تم ایمان والے ہو اگر وہ مندر میں جاتا رہے گا اور کہے گا کہ میں ایمان والا ہوں تو ہم نہیں مان سکتے۔ وہ اگر مسجد میں آنے لگے 'کلمہ پڑھنے لگے مسلمانوں کا سا لباس پہننے لگے تو ان علامات کی وجہ سے اس کو ایمان والا کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے تاکید کی ہے کہ جو شخص تمہارے سامنے اسلام کی علامت پیش کر دے تم اس کو یہ نہ کہو کہ تو ایمان والا نہیں ہے یا مسلمان نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اسلام ظاہر کرتے ہوئے کوئی کفریہ قول یا عمل اختیار کرتا ہے تو پھر خالص علامت کی وجہ سے اس کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا مثال کے طور پر ایک شخص کلمہ پڑھے نماز بھی پڑھے لیکن زنار بھی باندھے اور چوٹی بھی رکھے تو ہزار کلمہ پڑھنے کے باوجود زنار اور چوٹی جیسی غیر اسلامی علامت کیوجہ سے اسے مسلمان نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اسلام کی علامت تبھی کسی کو مسلمان کہلا سکتی ہے جب اس علامت کے ساتھ وہ کوئی غیر اسلامی علامت بھی پیش نہ کر رہا ہو۔ قادیانیوں کے یہاں اسلام کا اظہار تو ہے لیکن اپنے عقیدہ قول و عمل اور تحریر و تقریر سے وہ کفریہ باتیں اختیار کئے ہوئے ہیں اگر وہ یہ کفریہ باتیں نہ کریں صرف اظہار اسلام ہی پر اکتفا کریں تو ہم انہیں مسلمان کہنے اور ماننے کیلئے تیار ہیں مگر چونکہ ان کا کہنا ہے کہ جس طرح مسلمان ہونے کیلئے حضرت عیسیٰ کے بعد حضرت محمد پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح حضرت محمدؐ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی پر بھی ایمان لانا ضروری ہے اور جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہیں رکھتے وہ مسلمان نہیں ہیں مرزا بشیر احمد کا صاف فتویٰ ہے کہ "جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے وہ چاہے حضرت محمدؐ کو مانتے ہیں مگر وہ پکے کافر ہیں" مرزا بشیر الدین محمود (مرزا غلام احمد کے بڑے بیٹے) کا صاف کہنا ہے کہ "مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والے لوگوں کے ساتھ خوشی یا غمی میں شرکت نہیں کرنی چاہئے"۔ یہ لوگ اپنے اظہار اسلام کی دلیل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھے۔ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے" تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو ہم بھی تمہارے قبلہ کی طرف منہ کر کے تمہارے جیسی نماز پڑھتے ہیں لہذا ہم بھی مسلمان ہیں۔ مگر دراصل اس حدیث میں بتائے گئے اعمال بھی اسلام کی علامتیں ہیں یہ اسلام کی حقیقت اور ماہیت نہیں ہیں۔ اسلام کی حقیقت و ماہیت عقیدہ وحدانیت اور ختم نبوت ہے لہذا حقیقت و ماہیت کا منکر کتنی بھی علامتیں ظاہر کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ علامات تو ان لوگوں کو مسلمان سمجھنے کیلئے ہیں جن کا بنیادی عقیدہ و نظریہ معلوم نہیں ہے لہٰذا وہ جو بھی علامت ظاہر کرتے ہیں انہیں اسی کے مطابق مان لیا جائے۔ اسلام کی علامت ظاہر کریں تو مسلمان اور کفر کی علامت ظاہر کرے تو کافر۔ لیکن جب کسی کا بنیادی عقیدہ معلوم ہے تو پھر علامتوں کی کوئی اہمیت نہیں

(راشٹریہ سہارا دہلی)

بقیہ صفحہ ۲

ان کی تائید کرتا ہوں"۔ (تحدیث نعمت صفحہ ۲۸۶)

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ ان تینوں گول میز کانفرنسوں کے موقع پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بنفسِ نفیس شریک تھے آپ نے اس موقع پر وطن عزیز کی جو خدمت سرانجام دی اس کے متعلق بعض آراء ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ اخبار "انقلاب" لاہور نے اپنی ۱۳ر جولائی ۱۹۴۱ میں لکھا :-

"سر سموئیل ہور وزیر ہند نے اپنی تقریر میں اعلان کیا تھا کہ گول میز کانفرنسوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا انہیں حل کرنے کیلئے قیمتی اور نتیجہ خیز خدمات سر محمد ظفر اللہ خان نے سرانجام دیں"۔

اس طرح اخبار "شہباز" لاہور نے ۶ر جولائی ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں حضرت چوہدری صاحب کی خدمات کو درج ذیل خراجِ تحسین پیش کیا۔ اخبار لکھتا ہے :-

"۱۹۳۰ء میں ہندوستانی اصلاحات کے سلسلے میں لندن میں گول میز کانفرنس کے اجلاس شروع ہوئے سر محمد ظفر اللہ خان تینوں گول میز کانفرنسوں اور ہندوستانی اصلاحات سے متعلق دونوں ایوانوں کے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے مندوب تھے ان کانفرنسوں اور کمیٹی میں آپ نے جو شاندار خدمات سرانجام دیں ان سے ہندوستان میں اور ہندوستان سے دلچسپی رکھنے والے برطانوی حلقوں میں آپ کی شہرت میں بہت اضافہ ہو گیا انہوں نے برطانیہ میں صف اوّل کے بعض ممتاز مدبرین مثلاً لارڈ سینکے۔ آرچ بشپ آف کنٹر بری۔ سر آسٹن چیمبر لین اور مارکوئس آف سالسبری کو رشتہ دوستی سے منسلک کر دیا سر محمد ظفر اللہ خان نے انگلستان کے ہوشیار ترین مباحث اور سیاستدان مسٹر چرچل پر زبردست جرح کی مسٹر چرچل کمیٹی کے سامنے شہادت دے کر فارغ ہوئے تو سر محمد ظفر اللہ خان سے ازراہ مزاح کہنے لگے آپ نے کمیٹی کے سامنے مجھے دو گھنٹے بہت بُری طرح رگیدا بایں ہمہ جب سلطنت برطانیہ بلکہ تمام مہذب دنیا کو شدید ترین خطرہ لاحق ہونے کے پیشِ نظر تمام سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھنا پڑا تو ان دونوں (یعنی ہندوستان و انگلستان) کے باہم بہترین دوست بن جانے میں سر محمد ظفر اللہ خان کی جرح حائل نہ ہو سکی"۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۶۳)

اخبار "ادبی دنیا" نے لکھا :-

"گول میز کانفرنس کے پنجابی نمائندوں میں چوہدری ظفر اللہ خان بار ایٹ لاء نے متعدد سب کمیٹیوں میں جس قابلیت۔ تندہی اور رواداری سے کام کیا ہے ان کا اعتراف نہ کرنا ظلم ہو گا۔ ان کے متین فصیح اور قابلانہ تقریروں سے متاثر ہو کر مسٹر شاستری اور مسٹر چنتا منی ایڈیٹر اخبار "لیڈر" الہ آباد نے بھی بغیر سابقہ تعارف کے نہایت بلند الفاظ میں انہیں خراجِ تحسین ادا کیا ہے"۔

(ادبی دنیا فروری ۱۹۳۱ء اداریہ از علامہ تاجور نجیب آبادی ڈائریکٹر جنرل جسٹس سر عبد القادر) بحوالہ اقبال اور احمدیت مؤلف شیخ عبد الماجد صفحہ ۲۲۶

ان تینوں گول میز کانفرنسوں کے نتیجہ میں ہندوستان میں آئینی اصلاحات کی تجاویز کے متعلق حکومت برطانیہ نے قرطاس ابیض شائع کیا اور اس پر غور کرنے کیلئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا اس موقع پر حضر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے انگلستان کے حکام کو آزادی ہند کی طرف جس مؤثر رنگ میں توجہ دلائی اس کا کسی قدر تذکرہ ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں کریں گے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

## دیوبندیوں نے بریلوی فرقہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا

لکھنؤ ۲۱ر جولائی ایک بستی میں کل دیوبندی اور بریلوی مسلمانوں کے بیچ مقابلہ میں شدید گھائل ہو جانے سے ایک شخص کی موت ہو گئی۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ۱۰ لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔

ملی خبروں کے مطابق کل رات قریب ۹ بجے محلہ دریا خان میں معمولی باتوں کی بنا پر مدرسہ دار العلوم دریا خان کے طلبا اور اساتذہ نے اسی محلہ کے عزیز خان۔ وحید خان، رحیم خان وغیرہ کو اینٹ پتھر اور لوہے کی سلاخوں سے مارا۔

شدید گھائل عزیز خان کی میڈیکل کالج لکھنؤ لے جاتے ہوئے راستے میں ہی موت ہو گئی جبکہ اس کے چار دیگر ساتھی ہسپتالوں میں بھرتی ہیں۔ تھانہ کوتوالی بستی نے اس سلسلہ میں ۱۰ افراد کو گرفتار کیا ہے۔

اخبار دینک جاگرن نئی دہلی ۲۷-۷-۹۷

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں -

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

# مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش وفات پا گئے

افسوس! مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش مورخہ ۸-۹-۹۷ کو صبح چار بجے بعمر ۹۰ سال بقضائے الٰہی سانپ کے ڈس لینے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد کا نام حکیم کرم الٰہی تھا ۲۳ر دسمبر ۱۹۰۷ کو بلوچستان ریاست قلات میں پیدا ہوئے۔ والدہ کی وفات کے بعد اڑھائی سال کی عمر میں اپنی پھوپھی اللہ بی بی زوجہ منشی نور محمد صحابی ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان جو کہ صحابیہ تھیں کے ساتھ قادیان آ گئے تھے پھوپھی نے ہی آپ کی پرورش کی حضرت خلیفۃ المسیح اول کا درس قرآن سننے کیلئے جاتیں تو انہیں بھی ساتھ لے جاتیں والد صاحب چونکہ غیر احمدی تھے انہوں نے سختی سے منع کیا کہ قادیان میں تعلیم نہیں دلانی وہ قادیان آئے اور مستونگ بلوچستان ریاست قلات واپس لے گئے اور سکول میں داخل کرا دیا جب مئی ۱۹۲۲ء میں وہ خود بھی احمدی ہو گئے تو مرحوم کو پڑھنے کیلئے قادیان بھیج دیا۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں قابل اساتذہ کرام کے زیر سایہ تعلیم حاصل کی اور قادیان کے نیک ماحول میں انہیں اچھے رنگ میں پروان چڑھنے کا موقعہ ملا۔ قادیان میں معروف ہونے اور اچھی قابلیت کے باعث انہیں نظارت امور عامہ میں لے لیا گیا۔ نظارت کے کام عمدگی سے انجام دیتے رہے۔ تقسیم ملک کے وقت ۱۹۴۷ء میں بھی فسادات کے دوران پر خطر حالات میں بھی بیرون قادیان بڑے اخلاص اور جواں مردی سے مفوضہ امور بجا لاتے رہے۔ انہیں تجربہ و قابلیت کی بناء پر تقسیم ملک کے بعد بھی صدر انجمن احمدیہ کی خدمات بجا لانے کیلئے نظارت امور عامہ میں ہی رکھا گیا۔ جماعتی کاموں کی بجا آوری کے سلسلہ میں انہیں صوبہ و ضلع کے سرکاری دفتروں و دیگر محکمہ جات میں بھجوایا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے سرکاری دفاتر اور غیر مسلموں میں خاص طور پر متعارف تھے۔ خان صاحب صاف ستھرے لباس۔ خوبصورت چہرے طویل القامت ہونے کی وجہ سے مجمع میں دور سے نظر آیا کرتے تھے پھر سر پر پشاوری کلاہ اور ریشمی پگڑی چہرے پر ڈاڑھی۔ ان کے مسلمان ہونے کی شناخت کرا رہے ہوتے تھے۔ قادیان میں اپنے و بیگانوں میں یہ جانی پہچانی شخصیت تھے۔ جنوری ۱۹۷۷ء سے آپ انجمن تحریک جدید کے ممبر بھی تھے۔

(باقی صفحہ 12 کالم نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 | 01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, Sep 18th 1997 | ISSUE NO.- 38

# ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 44)

## ملی فولیم

MILLE FOLIUM

(Yerrow)

ملی فولیم کا جریانِ خون سے تعلق ہے اس کے بارے میں یہ عمومی تاثر پایا جاتا ہے کہ اگر سرخ رنگ کے خون کا جریان ہو تو کام آتی ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ ملی فولیم کا اثر ہر قسم کے جریانِ خون پر ہوتا ہے۔ Varicose Veins میں جو دوائیں اچھا اثر دکھاتی ہیں انمیں ملی فولیم بھی شامل ہے۔ عموماً یہ بیماری دوسری دواؤں سے قابو نہیں آتی اور نیلی رگوں کا جالا ٹانگوں پر پھیل جاتا ہے اور بہت تکلیف دہ شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس بیماری میں عموماً ایسکولس بہت مفید دوا ہے۔ ملی فولیم کو بھی Varicose Veins میں یاد رکھیں۔ اگر کینسر کے زخموں میں خون کا جریان ہو تو ملی فولیم مفید ہے۔ بیرونی زخم پر خالص شہد کا لیپ بار بار لگانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

ملی فولیم میں ایک علامت یہ ہے کہ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور یہ احساس ہوتا ہے کہ آنکھوں میں بہت زیادہ خون آگیا ہے۔ سر درد شروع ہونے سے پہلے آنکھیں خون سے بھر جاتی ہیں، بعض دفعہ ذرا سا پڑھنے سے بھی یہ کیفیت ہو جاتی ہے اس کا علاج ملی فولیم ہے۔ سر کی طرف خون کا دوران ہو تو آگے جھکنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ناک میں بلغم اور دیگر مادے جم جائیں اور سر جھکانے سے درد ہو تو اس کی دوا نکس وامیکا ہے یا ہیپر سلف سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

خون کا دوران زیادہ ہونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہوں اور نظر دھندلا جائے تو اس میں ملی فولیم بہت مفید ہے۔ نکسیر میں بھی بہت فائدہ مند ہے۔ عام طور پر ملی فولیم کو فاسفورس سے ملا کر دیتا ہوں یا پھر نیٹرم میور خود بھی کافی مفید ثابت ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ پر خون نہ ہو اور کمزوری محسوس کرے تو اس میں ملی فولیم کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں فیرم فاس، فاسفورس، نیٹرم میور وغیرہ کام آ سکتی ہیں۔ لیکن اگر آنکھوں میں خون کا دباؤ محسوس ہو تو ملی فولیم دیں۔ ملی فولیم میں چہرہ سرخ نہیں ہوتا صرف آنکھوں میں خون کا دباؤ محسوس ہوتا ہے۔

عورتوں میں حیض کا خون لمبا عرصہ جاری رہے رحم اور پیٹ میں تشنج ہو جائے اور ہیمرج ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ مقدار میں خون بہہ رہا ہو تو یہ خاص ملی فولیم کی علامت ہے۔ یہ تینوں علامتیں اکٹھی ہو جائیں تو اِلّاماشاء اللہ ملی فولیم خدا کے فضل سے فائدہ دیتی ہے۔ اسی طرح اگر حمل ضائع ہونے کا خدشہ لاحق ہو جائے معمولی حرکت سے خون جاری ہو اور آرام کرنے سے رک جائے تو اس صورت میں ملی فولیم مفید ہے۔ ویری کوز وینز عموماً حمل کے دوران شروع ہوتی ہیں اور اسی عرصہ میں ملی فولیم دیا جائے تو بیماری وہیں رُک جاتی ہے اور آگے نہیں بڑھتی۔

جن لوگوں میں جریان خون کا رحجان ہو اگر انہیں اپریشن سے پہلے ملی فولیم کی ایک ہزار طاقت میں ایک خوراک دے دی جائے تو وہ اپریشن کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رہیں گے۔ ملی فولیم کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہ خون کو جمنے نہیں دیتی اور clott نہیں بنتے۔ وہ ایلوپیتھک دوائیں جو خون کے جریان کو روکنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں، خون کو گاڑھا کر دیتی ہیں۔ ہومیو پیتھک دوائیں خون کو صحت مند رکھتے ہوئے بہنے سے روکتی ہیں۔ جسم میں یہ طاقت موجود ہوتی ہے۔ اصل علاج وہی ہے جو جسم کو طبعی حالتوں کی طرف لوٹادے وہ علاج نہیں ہے جو طبعی حالتوں میں اونچ نیچ کر دے۔ ملی فولیم اس لحاظ سے بہت اچھی دوا ہے اور جریان کو روکتی ہے۔

دل کی طرف خون کا دوران زیادہ ہو جائے تو اس میں بھی ملی فولیم اچھی دوا ہے۔ عموماً ہیجانی کیفیت میں ایسا ہوتا ہے عام طور پر ایکونائٹ فائدہ مند ہے لیکن ملی فولیم بھی اثر دکھاتی ہے۔ کینٹ نے لکھا ہے کہ ایک آدمی گھوڑا گاڑی سے باہر جا پڑا اور شدید چوٹ آئی۔ بعد میں چوٹوں کو تو آرام آگیا لیکن کھانسی کے ساتھ مستقل خون تھوکنے لگا۔ ملی فولیم کی ایک ہی خوراک سے اسے آرام آگیا۔ اس دوا میں بہت گہرے اثرات موجود ہیں اور اندرونی طاقت ہے۔ اس کا صحیح استعمال چاہئے۔ میں نے بھی جریانِ خون میں ملی فولیم کو بہت مفید پایا ہے۔ اگر اکیلی فائدہ نہ دے تو فاسفورس ملا کر دینی چاہئے۔

ملی فولیم عموماً بوڑھے اور کمزور لوگوں نیز عورتوں اور بچوں کی بیماریوں میں مفید ہے۔ عموماً سر کی طرف خون کے دوران کا احساس ہوتا ہے، سر کے دائیں جانب دباؤ، پپوٹوں اور پیشانی کے عضلات میں اینٹھن ہوتی ہے، حرکت کرنے سے چکر آتے ہیں، کان بند ہونے کا احساس ہوتا ہے اور ٹھنڈی ہوا نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ دوپہر کو سونے کے بعد سر بھاری ہوتا ہے، مریض کو ہر وقت یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ کچھ بھول گیا ہے۔ چہرے پر گرمی اور حدت محسوس ہوتی ہے۔ مونہہ بہت خشک رہتا ہے، مسوڑھوں میں زخم کی علامت بھی ملی فولیم میں پائی جاتی ہے۔ حلق میں بھی زخم بن جاتے ہیں اور بائیں جانب درد ہوتا ہے۔

معدہ میں جلن اور کھرچن کا احساس رہتا ہے، جگر کے مقام پر درد، متعفن ریاح، آنتوں سے جریانِ خون، شدید خونی پیچش اور خونی دست آتے ہیں۔ پیشاب میں بھی خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ مثانے میں ورم اور بائیں گردے کے مقام پر درد کا احساس ہوتا ہے۔ مثانے میں پتھری کی وجہ سے پیشاب رک جائے تو یہ بھی ملی فولیم کی علامت ہے۔

عورتوں میں حیض رک جانے سے تشنج اور مرگی کے دورے پڑنے لگیں یا سخت محنت مشقت کرنے کی وجہ سے رحم سے خون جاری ہو جائے تو ملی فولیم مفید دوا ہے۔ خونی بواسیر میں بھی ملی فولیم کو استعمال کرنا چاہئے۔

پھیپھڑوں میں بلغم جم جائے اور دق کا مرض مزمن ہو جائے کھانسی کے ساتھ خون آنے لگے سینہ میں تنگی محسوس ہو تو ملی فولیم اچھی دوا ہے۔

اعضاء میں اینٹھن محسوس ہو اور مارے پیٹے جانے کا احساس ہو چوٹ لگنے پر بہت خون بہے تو ملی فولیم بہترین دوا ہے۔ اس میں شام اور رات کو تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں، دن کو افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۱

۱۹۴۰ء میں آپ کو حضرت زین العابدین سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ذریعہ نظارت امور عامہ میں خدمت کا موقع ملا۔ مرحوم نے ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۵ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کوٹھی میں رہ کر خدمت انجام دینے کی سعادت بھی پائی۔

آپ ہر دلعزیز غرباء کے ہمدرد صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور مسجد اقصیٰ میں امام الصلوٰۃ کے طور پر متعدد مرتبہ نمازیں پڑھانے کا موقع پایا۔ سانپ کا دم جانتے تھے اور سینکڑوں لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچایا۔ غیر مسلموں میں بھی وسیع تعلقات تھے۔ آپ کے دو بیٹے مکرم انعام الٰہی صاحب اور مکرم عطاء الٰہی صاحب چونکہ جرمن میں تھے ان کا انتظار کرنے کے بعد ۱۰۔۹۔۹۷ کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور قطعہ درویشان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم معززین شہر اس موقع پر تشریف لائے اور اظہار تعزیت کیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مذکورہ دو بیٹوں کے علاوہ مرحوم کی بیوہ اور آپ کے باقی دو بیٹے مکرم عنایت الٰہی صاحب اور بشیر الٰہی صاحب قادیان میں مقیم ہیں اسی طرح مرحوم کی تین بیٹیاں ہیں سب بچے شادی شدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے (آمین)

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر

لا اله الا الله محمد رسول الله

مجلس انصار اللہ بھارت کا بیسواں

# سالانہ اجتماع

اپنی مخصوص روایات کے ساتھ

مورخہ ۱۵۔۱۶؍اخاء (اکتوبر) ۱۹۹۷ء

بروز بدھ۔ جمعرات منعقد ہو رہا ہے۔

"مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہونی چاہئے"
ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

مرکز احمدیت قادیان میں

الدّاعی:۔ صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان